ھو المعین

شہبازِ طریقت شہنشاہِ ولایت حضور خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی

مصنفہ کتاب مسمّٰی بہ

فوائدِ فریدیہ

کا اردو ترجمہ مسمّٰی بہ فیوضاتِ فریدیہ

از فقیر معینی شاہجہانی

ملنے کا پتہ

منیجر مکتبہ معین الادب جامع مسجد شریف ڈیرہ غازیخان

بار اول تعداد ایکہزار

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین الرحمن الرحیم ملک یوم
الدین والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین
محمد الافضل عن جمیع ماسوی اللہ تعالیٰ والرحمۃ علی
آلہ واصحابہ واولیائہ اجمعین

خصوصًا علی قدوۃ الاولیاء والعارفین و زبدۃ الاصفیاء والکاملین مع لاانفلام فخر الدین
سلمہ بہ و علی شیخہ قطب المشائخ الکرام سلطان الاولیاء العظام مولانا و شیخ شیخنا
خواجہ خدا بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ و علی شیخ الشیوخ الغوث الاعظم والفرد الافخم
الشیخ الکامل مولانا و شیخ شیوخنا شیخ محمد عاقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ و ارضاہ
بعد ازاں میگوید احقر عباد اللہ تعالیٰ غلام کمترین جناب عارفان و حلقہ بگوش کمترین
درگاہ کاملان خاصہ سگ داغدار دروازۂ خواجگان چشتیہ بہشتیہ رضوان اللہ
تعالیٰ علیہم اجمعین فقیر غلام فرید اغرقہ اللہ تعالیٰ فی بحار التوحید
ولجۃ التجرید و التفرید کہ ایں رسالہ ایست مسمّٰی بہ **فوائد فریدیہ**
شامل اکثر مسائل واجبہ را اُمید عام بذات پاک ایں خام راست کہ
ایں رسالہ مصنفہ
رہ پیچیدان مرغوب و لہا خواہد شد بمنۂ و کمال کرمہٖ

توحید

حضرت حق جلالہٗ ذات بحت اور ہستی مطلق ہے۔ چون و چند یعنی تشبیہ و تعداد سے مبرا اور زیادتی کمی سے معرا ہے نہ اس کی ابتدا ہے نہ انتہا نہ اس کا اول ہے نہ آخر واجب الوجود ہے۔ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ ہوگا۔ وہ دنیا کی آنکھ سے مخفی ہے۔ اور تمام دنیا حتی کہ ریگستان کے ذرات اس کے آگے جلی اور ظاہر ہیں۔ ہر نیک و بد کے احوال جاننے والا ہے۔ عالم اجسام، عالم امثال، عالم ارواح سے برتر ہے۔ وہی ہر شے کا خالق ہے۔ تمام کائنات اس کی مخلوق ہے۔ کوئی نہیں جانتا۔ کہ اس کا مکان کہاں ہے۔ (بلکہ وہ مکان سے پاک ہے) یہ منع ہے۔ کہ کہا جائے کہ شمال میں ہے۔ یا جنوب میں، یا شرق یا غرب میں، اوپر ہے یا نیچے، بلکہ یہ اعتقاد رکھا جائے کہ اپنے آپ کو وہ خود جانتا ہے۔ ہم اُس کی ذات میں تفکر کرنے سے عاجز ہیں۔ (کیونکہ بزرگان متقدین کا مقولہ مشہور ہے۔) کہ اللہ تعالیٰ کی ذات میں فکر کرنا جہالت ہے۔

رسالت حضرت محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰت و اکمل التحیات

اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ مخلوق ہیں۔ اگر حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام باعتبار صورت کے پیدائش میں مؤخر ہیں۔ لیکن باعتبارِ حقیقت سب سے مقدم ہیں۔ ظاہراً آدم کی اولاد سے ہیں۔ اور باطناً آدم ان کی اولاد سے ہے۔ حدیث قدسی فرمانِ الٰہی۔ اے میرے محبوب اگر آپ نہ ہوتے۔ تو میں آسمانوں کو پیدا نہ فرماتا۔ اے میرے محبوب اگر آپ نہ ہوتے تو میں اپنے رب ہونے کو ظاہر نہ فرماتا۔ اور فرمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم سب چیز سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔ میں اللہ کے نور سے ہوں۔ اور سب میرے نور سے ہیں۔ میں نبی تھا اور ابھی آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھا۔ اور حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام تمام انبیاء سے افضل اور آخری رسول ہیں۔ تمام انبیاء کرام اگرچہ حضور سے پہلے آئے ہیں۔ لیکن سب کے انوارِ نبوت حضور کے نورِ اعلیٰ سے لئے گئے ہیں۔ حضور رسالت کے شمس ہیں۔ اور تمامی رسول بدر ہیں۔ چودھویں کے چاند ہیں۔ اگرچہ رات میں چاند سورج نکلنے سے پہلے آسمان پر دکھائی دیتا ہے۔ لیکن اصل میں سورج کے نور سے نور حاصل کرنے والا ہے۔ حکماء کا قول ہے۔ چاند کا نور سورج کے نور سے حاصل ہوتا ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ اللہ تعالیٰ کا نور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر چمکا اور تمام مخلوق انبیاءؑ اولیاء فرشتوں وغیرہ نے حضور سے

اپنے وجود کی چمک پائی۔ جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نورِ محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا فرمایا۔ اور اس کے بعد

تخلیقِ کائنات

ساری مخلوقات، عالم ارواح، عالم مثال، عالم اجسام کو اس سے نصیبہ پہونچا۔ اس کا نور مقصود مخلوقات۔ اور جملہ موجودات کا اصل الاصل ہے۔ اس کے بعد اس نورِ عالی سے نقش فرمایا۔ جس سے عرش و کرسی، لوح و قلم ہو گئے۔ یہ سارا جہاں اس کی ذات پاک کی ایک نشانی ہے۔ اور اس کے ایک نشان کے ذات آدم مثل ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق کو پیدا فرمانے سے اندازاً نو ہزار سال پہلے (اس جہان کا ایک دن اس دنیا کے ہزار سال کے برابر ہے) اپنے نورِ ذاتی سے پیدا فرمایا۔ اور اس میں نظر فرمائی۔ اس نظر کی ہیبت سے وہ نور پانی ہو گیا۔ اور عرصہ ہزار سال جاری رہا۔ پھر اس کو دس قسم بنایا۔ پہلے قسم سے عرش معلّیٰ پیدا فرمایا۔ دوسرے سے قلم، تیسرے سے لوح محفوظ، چوتھے سے چاند، پانچویں سے سورج، چھٹے سے آٹھوں بہشت اور ساتویں سے مومنین اور آٹھویں سے فرشتے، نویں سے کرسی، دسویں سے روح حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ شیخ المشائخ شیخ نجم الدین کبریٰ قدس سرہٗ نے فرمایا ہے۔ جس وقت حضرت محمد

مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہور فرمایا۔ تو اللہ جل شانہ نے اس آں رحمت کی نظر فرمائی۔ حجابانہ صورت میں اس سے پانی کے قطرے ظاہر ہوئے۔ (ٹپکے) ان قطرات سے ارواح پیغمبران کو پیدا فرمایا۔ اور پیغمبروں سے ارواح اولیاء، اولیاء سے نیکو کار، نیکو کاروں سے گنہ گار، گنہ گاروں سے منافقین و کافر اور انسان کی ارواح کے اقسام سے ارواح ملکی پیدا فرمائے ان سے جنات کی ارواح اور جنات سے شیاطین کے ارواح پیدا فرمائے اور باقی میں سے حیوانات کے ارواح اور اس سے ملکوت و نباتات کے اقسام اور اربعہ عناصر پیدا ہوئے۔ اس کے بعد آسمان اور زمین کی چیزیں پیدا ہوئیں۔ ۵

وہی (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) جہاں کے پیدا کرنے کا ذریعہ اور مخلوق و خالق کے درمیان رابطہ ہیں۔ ذاتِ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب مخلوق میں بلند اور عالی مرتبہ عالم ارواح ہے "عالمِ ارواح" جو کہ شمار سے باہر ہے۔ روح ایسا لطیف نور ہے جو نظر میں نہیں آسکتا۔ اور تمام مخلوق اسی کے پرتو سے زندہ ہے اور روح خباثت کی آلائش سے پاک ہے۔ اس کے بعد عالم مثال ہے "عالمِ مثال" یہ بھی لطیف نور ہے۔ لیکن نظر میں آتا ہے۔ عالمِ ارواح کی نسبت کثیف ہے لیکن عالمِ اجسام کی طرح

خرق والتیام قبول نہیں کرتا۔ اور اُس کو عالم مثال اس لئے کہتے
ہیں۔ کہ ہر وہ چیز جو عالم اجسام میں بطریق کثافت موجود ہے
وہ اس عالم مثال میں بطور لطافت موجود ہے۔ اس کے بعد تیسرا عالم اجسام
"عالم اجسام" جو عرش سے لیکر فرش تک واقع ہے۔ اور
بڑی چیز "عرش معلےٰ" ہے۔ جو بتمامہ نور ہی نور ہے۔ لیکن
جسم رکھتا ہے۔ جس کے باعث خرق والتیام کو قبول کرتا ہے اور
اس کی پیدائش جوہر سبز سے ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ عرش معلےٰ کے چار لاکھ
ستون ہیں۔ اور ایک ستون سے دوسرے ستون تک چار لاکھ سال
کا راستہ ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ کہ عرش کے نیچے اسی ہزار
قندیل ہیں۔ اور یہ سب آسمان اور زمینیں ایک قندیل میں ہیں۔
اور باقی قندیلوں کا علم ذاتِ حق کو معلوم ہے۔ اور عرش معلےٰ
ایسے منور ہے۔ کہ ہر روز سورج کو اُس کے نور سے ایک ذرہ ملتا
ہے۔ جب وہ طلوع کرتا ہے۔ تو مخلوقات کے گناہوں کی
حرارت سے گرم ہو جاتا ہے۔ تو اسے دوزخ میں پھینکتے ہیں۔
اور عرش معلےٰ کے دوسرے نور سے اُسے نصیبہ پہونچاتے ہیں۔
جب اللہ تعالیٰ نے عرش معلےٰ کو تمام مخلوقاتِ جسمیہ سے
بڑا پیدا فرمایا۔ تو عرش کو خیال آیا۔ کہ عالم جسمیہ میں مجھ جیسا

کوئی بڑا نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے ایک سانپ کو پیدا فرمایا۔ جس کو
ستر ہزار بال عطا فرمائے۔ اور ہر بال میں ستر ہزار پر لگائے۔
اور ہر پر پہ ہزار جھریاں لگائیں۔ اور ہر ایک جھری میں ستر
ہزار منہ اور ہر منہ میں ستر ہزار زبان پیدا فرمائی۔ جس سے
کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتا ہے۔ جو بارش کے قطروں
ریگستان کے ذروں اور درختوں کے پتوں اور خاک کے ذروں
اور دنیا کے تمام دنوں کے شمار کے برابر ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ
نے عرش کے ساتھ اس کو نسبت دی۔ عرش اس کے نصف سے
کم رہا۔ اللہ تعالیٰ نے عرش معلیٰ کے نیچے ایک مرغ پیدا فرمایا ہے
جس کے دو پر ہیں۔ اگر وہ کھول دے تو مشرق اور مغرب سے
تجاوز کر جائے۔ جب صبح کا وقت ہوتا ہے۔ تو سُبحان
الملک القدوس کی تسبیح کہتا ہے۔ جس کے باعث اُس
زمین کے تمام مرغ اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں شاغل ہوتے ہیں۔
اور آواز کرتے ہیں۔ عرش کے بعد کرسی ہے۔ سوائے
سات سیاروں کے تمام ستارے اسی پر ہیں۔ وہ سات کرسی
سیارے، قمر، عطارد، زہرہ، شمس، مریخ
مشتری۔ اور زحل ہیں۔ وہ کرسی عرش کے نیچے اور تمام

آسمانوں کے اوپر ہے۔ اس کا جسم بھی لوٹوٹے ہے۔ اور اتنی لمبی ہے۔ کہ اگر سات آسمانوں اور سات زمینوں کو یکجا کر دیا جائے۔ تو اُس کرسی کے مقدار کے مقابلہ میں نہایت اقل القلیل معلوم ہوں گے۔ اور اُس آسمان کرسی پر بیشں ہزار کرسیاں رکھی ہیں۔ اور ہر کرسی پر فرشتہ بیٹھا ہوا آیۃ الکرسی پڑھ رہا ہے اور نیز اسی آسمانِ کرسی پر بارہ برج ہیں۔ جن کی ترکیب ستاروں سے ہے۔ اور اس جہاں سفلی میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے باعث سات سیاروں کی صلاحیت سارے جہان کے کاموں میں مؤثر ہیں۔ بارہ برجوں کے نام یہ ہیں:—

۱۔ حمل، ۲۔ ثور، ۳۔ جوزا، ۴۔ سرطان، ۵۔ اسد، ۶۔ سنبلہ ۷۔ میزان، ۸۔ عقرب، ۹۔ قوس، ۱۰۔ جدی، ۱۱۔ دلو، ۱۲۔ حوت

لوحِ محفوظ موتی کے سفید دانے سے ہے۔ اور اس کے کنارے جواہر سے مرصع ہیں۔ اور اُس کا غلاف یاقوتِ سُرخ سے ہے۔ اور ہر چیز کا نصیبہ حتیٰ کہ چیونٹی۔ مکڑی وغیرہ کا بھی اُس میں لکھا ہوا ہے۔ جو کچھ قیامت تک ہوگا۔ اس کے بیان کرنے کی حاجت نہیں۔ کیونکہ تمام چیزوں کے احوال اُسی میں ہیں۔ قلم ایک جسم نور ہے۔ جس کی لمبائی پانچ سو سال کا راستہ اور اُسکی

چوڑائی چالیس سال کا راستہ ہے۔ کرسی کے بعد سات آسمان ہیں جو کرسی کے نیچے آسمان ہے۔ وہ نور سے ہے۔ نہایت چمکدار اور روشن۔ اس کے بعد یعنی چھٹا آسمان موتی کے سفید دانے سے ہے۔ اور اس کے نیچے والا آسمان' یعنی پانچواں آسمان طلا سے ہے۔ اور اس کے بعد چوتھا آسمان چاندی سے اور اس کے نیچے تیسرا آسمان یاقوت زرد سے اور اس کے بعد دوسرا آسمان یاقوت سُرخ سے ہے۔ اور اس کے بعد پہلا آسمان یعنی یہ آسمان دنیا کی زمرد سے ہے۔ آسمانوں کی لمبائی اس طریقے سے ہے۔ کہ اگر ان میں سے ایک ستارہ زمین پر آئے تو زمین سے زیادہ ہوگا۔ زمین سے لیکر پہلے آسمان تک پانچ سو سال کا راستہ ہے۔ اور آسمان کی موٹائی بھی اس کے برابر ہے۔ یعنی پانچ سو سال کا راستہ ہے۔ اسی طرح پہلے آسمان سے دوسرا اور اُسکی موٹائی حتیٰ کہ ساتویں آسمان تک یہی صورت ہے۔ اور ہر آسمان پر ایک ایک ستارہ ہے" سیارہ" انہیں اس لئے کہتے ہیں کہ ان کی سیر اصلی ہے۔ اور ان ستاروں کی سیر کے برعکس ہے۔ جو آٹھویں آسمان پر ہیں۔ ساتویں آسمان کے سیارہ کا نام زحل ہے۔ اور چھٹے پر مشتری' پانچویں پر مریخ' چوتھے

پر شمس، تیسرے پر زہرہ، دوسرے پر عطارد اور پہلے پر
چاند ہے۔ سورج کی لمبائی بارہ لاکھ اور تین ہزار کوس ہے۔
اور چاند کی لمبائی زمین کے برابر ہے۔

بہشت:- بہشت آٹھ ہیں۔ اور ساتویں آسمان کے برابر ان کا مقام ہے۔ ہر قسم کے خوشی کے سامان ان میں مہیا ہیں۔ اور اس جہان کے میوہ جات بہشت کے میوہ جات کی نسبت لاشئی ہیں۔ لیکن یہ میوے ان میوہ جات کے متشابہ ہوں گے۔ اور اس جہان کے پھول بھی بہشت کے پھولوں کی نسبت ناچیز ہیں۔ اور بہشت کے اندر زمرد اور بلور، سونا چاندی کے محل بنے ہوئے ہیں۔ اور ہر محل کے نیچے چار نہریں ہیں۔ (۱) شراب طہور، (۲) دودھ، (۳) پانی، (۴) شہد اور اس بہشت کے اندر ہزار ہا حوریں ہیں۔ کہ ان کا چہرہ چاند سے زیادہ روشن اور ان کی زلفیں اندھیری رات کی مانند زیادہ سیاہ، اگر دن میں اُن کی زلفوں سے ایک بال ظاہر ہو جائے۔ تو دن رات سے بھی زیادہ اندھیرا ہو جائے۔ اور اگر رات میں ان کا کوئی عضو ظاہر ہو جائے۔ تو رات دن سے بھی زیادہ روشن ہو جائے۔ اور اس بہشت میں ایسے بھی

فرشتے ہوں گے۔ جن کی شکل بے ریش لڑکوں کی طرح ہوگی۔
اور وہ حسن و جمال میں حوروں کی طرح ہوں گے۔ جنہیں غلمان کہا
جاتا ہے۔ ہر ایک۔ بہشت کی درازی ایسی ہوگی۔ کہ سات آسمان
اس کی نسبت میں ایسے ہوں گے۔ جیسے ڈھال سے پھول کی نسبت ہے

دوزخ :- دوزخ سات ہیں۔ اور اُن کی درازی بہشت کی
طرح ہے۔ اور وہ محض آگ سے بنے ہوئے ہیں۔ نعوذ باللہ منہا
اگر ان میں سے ایک چنگاری اس جہان میں آئے۔ تو تمام درخت
اور پتھر اور ہر ایک چیز جل جائے۔ اور یہ آگ جو اس جہان میں
ہے۔ اسی آگ سے لائی گئی ہے۔ لیکن سات دفعہ پانی کے
ساتھ اس کو دھویا گیا ہے۔ یہاں تک کہ اس حالت تک پہنچی
ہے۔ دوزخ کا مقام زمینوں کے نیچے ہے۔ اور ہر دوزخ
کے ہر طبقے میں کئی ہزار سانپ اور بچھو اور دوسری کاٹنے
والی موذی چیزیں موجود ہیں۔ اگر کسی چیز کو کاٹ دیں۔
تو وہ چیز جل جائے۔ اور مدتِ کثیر تک جلتی رہے۔ نعوذ
باللہ منہا۔ زمینیں جو اس عالم سفلی میں ہیں سات ہیں۔
اور ہر ایک زمین لمبائی اور چوڑائی میں اس زمین کے برابر
ہے۔ البتہ اس زمین میں آدمیوں کے رہنے کی جگہ ہے۔

اور دوسری زمینوں میں فرشتے دیو اور جن اور شیطان رہتے ہیں۔ اور زمین کے گرداگرد زمرد کا پہاڑ ہے جس کا نام کوہ قاف ہے۔ جس کی بلندی پانچ سو سال کا راستہ ہے۔ اور خود اس میں ہزار سال کا راستہ ہے۔ اور یہ تمام زمینیں ایک بیل کے سر پر ہیں۔ اس بیل کی درازی اتنی ہے۔ کہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک پانچ سو سال کا راستہ ہے۔ وہ بیل مچھلی پر ہے۔ اور مچھلی پانی پر ہے۔ جس پانی کی گہرائی چار ہزار سال کا راستہ ہے۔ اور وہ پانی ہوا پر ہے۔ ہوا دوزخ پر، دوزخ پتھر پر، پتھر فرشتے پر، اور فرشتہ مچھر کی پیٹھ پر ہے۔ اس عالم سفلی میں ہر ایک چیز کی ترکیب اربعہ عناصر سے ہے۔

اربعہ عناصر:۔ وہ یہ چار چیزیں ہیں۔ اول مٹی دوم پانی۔ سوم ہوا۔ چہارم آگ اور آسمان اور زمین کے درمیان ہوا میں ایک دریا ہے۔ جس کی گہرائی تین فرسنگ یعنی ۹ میل ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ اگر وہ دریا نہ ہوتا۔ تو ہر ایک آدمی سورج کی گرمی سے جل جاتا اور اگر درمیان میں وہ رکاوٹ نہ ہوتا۔ تو سارا جہان ٹا تباب

کے عشق میں دیوانہ ہو جاتا۔ تمام مخلوقات یعنی انسان جن شیطان فرشتے اسی طرح ہیں۔ کہ ساری کائنات کے دس حصّوں میں سے نو حصّے فرشتے اور ایک حصہ باقی تمام چیزیں پھر اس باقی ماندہ ایک حصّے کو دس حصّے کیا جائے۔ تو نو حصّے شیطان اور ایک باقی۔ پھر اس ایک باقی ماندہ کو دس حصے کیا جائے۔ تو نو حصّے جن اور ایک حصہ انسان، یہ انسان خلقت میں سب سے تھوڑا ہے۔ لیکن مرتبے میں سب سے بزرگ اور مقدّم۔ جہانوں کا شمار نہیں۔ بعض ایسے جہان ہیں۔ کہ ایک روز اس جگہ گزرتا ہے۔ اور ہزار سال وہاں گزارتے ہیں۔ اور بعضے اس سے بھی زیادہ اور بعضے اس سے بھی کم۔ جیسے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب شبِ معراج دعوت دی گئی۔ تو وہاں اٹھارہ ۱۸ سال گزرے اور یہاں ایک لحظ، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام معراج کی رات جب آسمان پر پہنچے تو اونٹوں کی قطار دیکھی جس کا نہ ابتدا تھا نہ انتہا۔ تو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا۔ کہ یہ قطار کس چیز کی ہے۔ تو جبرائیل نے عرض کی۔ کہ یا رسول اللہ میں حضرت آدم علیہ السلام

سے تقریباً نو لاکھ سال پہلے پیدا کیا گیا ہوں۔ اُس روز سے میں نے اس قطار کو چلتے ہوئے دیکھا۔ جس کی ابتدا مجھ سے پہلے ہے۔ اور جس کی انتہا ابھی تک معلوم نہیں۔ لیکن اس قطار کے متعلق میں نے دربار الٰہی میں عرض کیا۔ فرمان آیا کہ جب میرا حبیب ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوں گے۔ اور معراج کی رات آسمان پر تشریف لاویں گے۔ ان کی خدمت میں عرض کرنا وہ تمہیں بتا دیں گے۔ تو شب معراج حضورِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرتِ جبرئیل سے فرمایا۔ کہ قطار سے ایک اُونٹ لے آؤ۔ حضرت جبرئیل لے آئے۔ اس اُونٹ پہ صندوق تھی۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کو کھولا، جبرئیل نے دیکھا۔ کہ اس میں ایک وسیع جہان ہے۔ ان آسمانوں کی طرح اُس میں آسمان ہیں زمینوں کی طرح زمین، سورج کی طرح سورج۔ اور چاند کی مانند وہاں چاند، یہاں تک کہ سب مخلوقات کی مثل اس ایک صندوق کے اندر مخلوق موجود ہے۔ پس حضور نے فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا شمار نہیں ہو سکتا۔ فرشتے ایک ایسی مخلوق ہیں جن کو نور سے پیدا کیا گیا ہے۔ جو کھانے پینے اور نیند کرنے سے پاک ہیں۔ جس صورت میں چاہیں ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی

تسبیح میں مشغول ہیں۔ بعض فرشتے زمین پر ہیں۔ اور بعض آسمانوں پر اور کرسی پر اور کچھ فرشتے ایسے ہیں۔ جنہیں اس دنیا کے نظام کا کام سپرد کیا گیا ہے۔ چنانچہ ہر ایک انسان کے کندھے پر دو دو فرشتے مقرر ہیں۔ دائیں طرف والا ثواب لکھتا ہے۔ اور بائیں طرف والا عذاب۔ اور ان کا نام کراماً کاتبین ہے اور بعض فرشتے قبر میں سوال کرنے پر مقرر ہیں۔ اور وہ اہلِ سزا کو سزا اور اہلِ جزا کو جزا پہنچاتے ہیں۔ جو منکر نکیر کے نام سے مشہور ہیں۔ تمام فرشتوں میں سے چار فرشتے افضل ہیں۔ ایک حضرت جبرئیل جو پیغامِ الٰہی انبیاء اور رسولوں تک پہنچاتا ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسے اخی جبرئیل یعنی بھائی جبرئیل فرمایا کرتے تھے۔ دوسرا فرشتہ میکائیل ہے۔ بارش اور ہوا کا کام جس کے سپرد ہے۔ تیسرا اسرافیل ہے۔ جو قیامت کے دن نفخۂ صور کریگا۔ چوتھا عزرائیل ہے۔ جو قابض الارواح ہے پہلے آسمان کے فرشتے بیل کی صورت میں، دوسرے آسمان کے فرشتے عقاب کی صورت تیسرے کے گدھ کی صورت میں، چوتھے کے چھوٹے بچوں کی صورت میں، پانچویں چھٹے اور ساتویں آسمان کے فرشتے نوجوان آدمی یا کسی صورت میں ہیں۔ اور بعض فرشتے جلالتِ الٰہی سے ایسے ہیں بعض تمام عمر رکوع میں گزارتے ہیں

کرتے ہیں۔ بعضے سجود میں بعضے قیام میں قیامت تک ان کی یہی صورت رہیگی۔ اور بعض فرشتے عرش معلّے کے اُٹھانے والے ہیں۔ جن کی ستر ہزار صفیں بنی ہوئی ہیں۔ جو عرش کو کندھے پر اٹھائے ہوئے ہیں۔ اور عرش کو اٹھانے والے چار دوسرے فرشتے ہیں۔ جن کی صورت پہاڑی بکری کی طرح ہے۔ اور ہر ایک کے چار چار منہ ہیں۔ ایک انسانی، دوسرا شیر کا، تیسرا بیل کا، چوتھا گدھ کا، ان کی لمبائی اسقدر ہے کہ پاؤں سے لیکر گھٹنے تک پانچ سو سال کا راستہ ہے۔ بہشت کے کنجی بردار فرشتے کا نام رضوان ہے۔ اور دوزخ کی چابی جس فرشتے کے سپرد ہے۔ اُس فرشتے کا نام مالک ہے۔ اور بعض ایسے فرشتے بھی ہیں۔ جو ہر لحظہ عبادت الٰہی میں مشغول ہیں۔ ہر دو جہان سے آزاد ہیں۔ اتنی خبر بھی نہیں رکھتے کہ جہان موجود ہے یا نہیں۔ اور بعض ایسے فرشتے ہیں۔ جن کی خلقت آدھی برف اور آدھی آگ سے ہے۔ اور ہمیشہ تسبیح کہتے ہیں۔ سبحان الذی الف بین الثلج والنار۔ واللہ اعلم بالصواب۔ شیطان اور جن آگ سے پیدا کیے گئے ہیں۔ اور نہایت بے شمار ہیں۔ جس صورت میں چاہیں آ سکتے ہیں

ان میں سے پہلے پہلے جانّ کو پیدا کیا۔ جو ہر ایک جن اور شیطان کی بنیاد ہے۔ جس وقت اللہ تعالیٰ نے اُسے آگ سے پیدا فرمایا۔ اور اس کی اولاد اس عالمِ شہود میں جلوہ گر ہوئی۔ تو اللہ تعالیٰ نے عبادت کا حکم فرمایا۔ سب نے فرمانبرداری کی۔ لیکن چونکہ یہ آگ سے پیدا کیے گئے تھے۔ تو انہوں نے چھتیس ہزار سال کے بعد فساد شروع کر دیئے۔ اللہ تعالیٰ نے ان میں سے اکثر کو مختلف عقاب اور گوناگوں عذاب سے مار ڈالا۔ بہت تھوڑے باقی رہ گئے جو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہو گئے۔ جب دو لاکھ اور چھبیس ہزار سال گذرے تو پھر انہوں نے فسق و فجور شروع کر دیا۔ غضب الٰہی وارد ہوا۔ اکثر ان میں سے ذلیل ہوئے۔ جو باقی رہے وہ تابع فرمان ہو گئے۔

جو بیس ہزار سال کے بعد پھر برائی کی طرف مائل ہوئے تو خداوند کریم نے فرشتوں کے ایک گروہ کو ان سے لڑنے کا حکم فرمایا۔ اکثر مارے گئے۔ اور جو تائب ہو گئے۔ ان کو چھوڑ دیا۔ اور بعضے آسمان پر مقید لائے گئے۔ ایک اُن میں سے عزازیل تھا جو ظاہری نیکی اور دانائی میں بے نظیر تھا۔ عبادت الٰہی میں مشغول رہتا۔ یہاں تک کہ پہلے آسمان پر فرشتوں کا اُستاد

ہوا۔ پھر دوسرے آسمان کے فرشتوں کو تعلیم دی۔ رفتہ رفتہ
ساتویں آسمان تک پہنچا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو بہشت
کے اندر فرشتوں کی تعلیم کے لئے مقرر کیا۔ ایسا مقبول ہوا۔ کہ
اگر کسی فرشتہ سے قصور ہو جاتا۔ تو جناب الٰہی سے بخشوا لیتا
جب تقدیر الٰہی سے پہلے دادا حضرت آدم علیہ السلام نے
عالم وجود میں ظہور فرمایا۔ اور تمام ملائکہ کو اسے سجدہ کرنے کا
حکم فرمایا۔ عزازیل نے اعتراض کیا۔ تو غضب الٰہی اس پر وارد
ہوا۔ مقہور ملعون اور جہنمی ہوا۔ اور اس کو قیامت تک زندگی عطا
فرمائی گئی۔ اس کی اولاد بے شمار پیدا ہوئی۔ سب کا کام یہی ہے۔
کہ اولاد آدم کو برا راہ دکھانا۔ تاکہ وہ بھی دوزخی بنیں۔ بعض جن
جو تائب ہوئے تھے۔ اور فرشتوں نے ان کو چھوڑ دیا تھا۔ ان سے
بھی بکثرت اولاد پیدا ہوئی۔ اور قوم جنات جواب تک موجود
ہیں۔ بعضے مومن، بعضے کافر، بعضے صالح، بعضے فاجر یہ سب
ان کی اولاد ہیں۔ آدمی تمام مخلوقات سے اشرف ہیں۔ اور ان کی
پیدائش اربعہ عناصر یعنی مٹی، پانی، آگ اور ہوا سے ہے۔ ان
سب کا اصل حضرت آدم علیہ السلام ہے۔ یہ تمام مومن کا فر نیک
اور بد، اولیاء اور انبیاء سب اسی سے پیدا کئے گئے ہیں۔ حدیث

قدسی میں آتا ہے۔ کہ انسان میرا بھید ہے۔ اور میں اس کا بھید ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو اپنی صورت پہ پیدا فرمایا۔ حاصل کلام جب حضرتِ حق جل شانہ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ اور اس کے بائیں عضو سے دادی حوّا پیدا ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بہشت میں جگہ دی۔ اور حکم فرمایا۔ کہ اس درخت کے قریب مت جانا۔ پس تقدیرِ الٰہی سے .... انہوں نے اُس درخت کو کھایا۔ اور بہشت سے نکالے گئے زمین میں انہیں جگہ دی۔ اس وقت تک ہم سب آدمی اس کی اولاد سے ہیں۔ اور قیامت تک باقی رہیں گے۔ تمام مخلوقات سے افضل انسان ہے۔ اور انسانوں میں افضل ترین پیغمبر ہیں۔ پیغمبر اسی کو کہتے ہیں۔ جس کے پاس اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے وحی بھیجے۔ اور مخلوقات کے پاس پیغام پہنچانے کا حکم فرمائے۔ تاکہ انسان اور جن اُس کے حکم کے تابع ہوکر اس کے دین کو منظور کر کے کفر اور گناہوں سے دُور رہیں۔ پیغمبروں کی تعداد جن کو خداوند کریم نے اپنے لطف سے رسالت و نبوت کی نعمت سے نوازا ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے۔ ان میں سے زیادہ

قیمت رکھنے والے سات ہیں۔ اوّل حضرت آدم علیہ السلام، دوسرے حضرت نوح علیہ السلام، تیسرے حضرت ابراہیم علیہ السلام، چوتھے حضرت داوُد علیہ السلام، پانچویں حضرت موسیٰ علیہ السلام، چھٹے حضرت عیسیٰ علیہ السلام، اور ساتویں حضرت ختم المرسلین سید النبیین محبوب اللہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جو تمام انبیاء سے افضل اور تمام دنیا کے پیدا ہونے کا سبب ہیں۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انبیاء کے بعد اپنی نبوت کو ظاہر فرمایا۔ آپ پر رسالت ختم ہوئی۔ اور آپ کے بعد ولایت کا حکم باقی رہا۔ بعضے پیغمبروں پر صحیفے نازل ہوئے اور بعضوں پر نازل نہیں ہوئے۔ جن پر صحیفے نازل نہیں ہوئے وہ نبی ہیں۔ اور جن پر صحائف آئے ہیں۔ وہ نبیٔ مرسل ہیں۔ اور جن پر کتابیں نازل ہوئی ہیں۔ وہ چار رسول ہیں۔ ایک حضرت موسیٰ علیہ السلام جن پر توریت نازل ہوئی۔ دوسرے حضرت عیسےٰ علیہ السلام جن پر انجیل نازل ہوئی۔ تیسرے حضرت داوُد علیہ السلام جن پر زبور نازل ہوئی۔ اور چوتھے بہ الاوّلین والآخرین ذات میں مقدم اور صورت میں مؤخر تمام جہانوں کیلئے رحمت حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم، جن پر فرقان مجید

نازل ہوا۔ اور باقی تمام کتابوں کو منسوخ کر دیا۔ حضور صلے اللہ
سب سے پہلے جتنے پیغمبر آئے۔ وہ ایک دوسرے کے دین کے
منسوخ کرنے والے نہیں ہوتے تھے۔ لیکن ہمارے رسول کریم
صلے اللہ علیہ وسلم سب کے لئے ناسخ بن کر آئے۔ اور آخری نبی
ہیں۔ آپ کا اتنا بلند رتبہ ہے۔ کہ کسی کو وہاں تک رسائی کی
نہیں اور حضور کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں ہو سکتا۔ ا
کرام کے بعد تمام عالم پر فضیلت رکھنے والے اصحاب کرام

بیانِ صحابہ :- صحابہ اسے کہتے ہیں۔ جس نے ح
اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ایمان کے ساتھ دیکھا ہو۔ اگر چہ
ایک لحظہ بھی ہو۔ اصحاب کرام میں سے چار صحابہ افضل ہیں
جو چہار یار کے نام سے مشہور ہیں۔ پہلے حضرت ابو بکر صد
دوسرے حضرت عمرؓ بن الخطاب، تیسرے حضرت عثمانؓ ب
عفان چوتھے حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور لو
اصحاب عشرہ مبشرہ ہیں۔ جنہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بہشت
کی خوشخبری دی ہے۔ اور وہ دس ہیں۔

عشرہ مبشرہ :- چار تو ذکر ہو چکے ہیں۔ اور پانچویں حضرت
سعدؓ چھٹے حضرت سعیدؓ ساتویں حضرت طلحہؓ اور آٹھویں

حضرت ابو عبیدہؓ نویں حضرت زبیرؓ اور دسویں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔ اور بعض اصحاب ایسے تھے جو دنیاوی کاموں سے بالکل فارغ ہو کر حتیٰ کہ کھانے پینے کی پرواہ نہ کرتے ہوئے حضور کے حسن و جمال کی مستی میں ہمیشہ مسجد میں رہتے۔ عبادتِ الٰہی اور کفار کے ساتھ جہاد کے بغیر ان کا اور کوئی مشغلہ نہ تھا۔

ازواجِ مطہرات :- حضورِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ازواجِ مطہرات گیارہ ہیں۔ (۱) خدیجۃ الکبریٰ (۲) حضرتِ عائشہ صدیقہ (۳) حضرتِ زینب بنت خزیمہ۔ (۴) حضرتِ زینب بنت جحش (۵) حضرت سودہ۔ (۶) حضرت ام حبیبہ (۷) حضرت حفصہ (۸) حضرت جویریہ (۹) حضرت میمونہ۔ (۱۰) حضرت ام سلمہ (۱۱) حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن اور حضورِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی

دختران چار ہیں۔ (۱) حضرت فاطمۃ الزہراء (۲) حضرت زینب (۳) حضرتِ رقیہ۔ (۴) حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہن)

اور حضور کے **فرزند تین ہیں** :- (۱) حضرت قاسم (۲) حضرت طاہر (۳) حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہم =

تابعین :- صحابۂ کرام کے بعد تابعین ہیں۔ یعنی

لوگ جنہوں نے اصحاب کرام کو ایمان کے ساتھ دیکھا۔ اور تما
تابعین میں سے تین آدمی زیادہ افضل ہیں۔
(۱) حضرت اویس قرنی۔ (۲) حضرت حسن بصری (۳) حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ
تعالیٰ عنہم = صحابہ کرام کے بعد دین محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے
ارکان **حضرات مجتہدین ہیں** ۔ جنہوں نے دنیا کو روشن
اور وہ بہت ہیں۔ جیسے کہ حضرت نعمان ابو حنیفہ، حضرت شافعی
حضرت مالک و حضرت احمد بن حنبل، حضرت سفیان ثوری، حضرت
امام عبداللہ مبارک، حضرت زفر، حضرت محمد شیبانی اور حضرت
ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔ وہ چار حضرات جن کا مذہب باقی
ہے۔ اور قیامت تک باقی رہے گا۔ اور اس زمانے سے جبکہ اجتہاد
کا حکم ختم ہو چکا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت میں سے
اگر کوئی آدمی ان کے مذہب پر نہیں ہوگا۔ اور ان کے تابع نہیں
ہوگا۔ وہ ضعیف الایمان بلکہ اس سے ایمان مسلوب ہو جانے کا
خطرہ ہے۔ وہ چہار حضرات چار اماموں کے نام سے مشہور ہیں۔
۱۔ حضرت امام نعمان ابو حنیفہ کوفی جنہیں امام اعظم بھی کہتے ہیں
۲۔ امام شافعی مطلبی۔ ۳۔ امام مالک بن انس۔ ۴۔ امام احمد
بن حنبل رحمہم اللہ تعالیٰ۔ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے

کے بعد سب مخلوقات میں سے اولیا کرام افضل ہیں ۔

شانِ ولایت :- اولیاء انہیں کہتے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال تابعداری اور اپنی ہستی مٹا دینے اور مکمل ریاضات کے سبب سے اعلیٰ مرتبہ تک پہنچے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتے ہیں - حدیثِ قدسی میں ہے۔ میرے اولیاء میری قبا کے نیچے ہیں۔ میرے بغیر انہیں کوئی نہیں پہچان سکتا دوسری حدیثِ قدسی میں ہے بے شک اولیاء اللہ مرتے نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ دوسری حدیث میں آتا ہے۔ میری اُمت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہیں۔ اور شیخ اپنی قوم میں ایسے ہیں جیسے نبی اپنی امت میں۔ اور اولیاء کرام کے لئے خوارق عادات لازم ہیں جیسے پانی پر چلنا۔ ہوا میں پرواز کرنا۔ ایک ساعت میں تمام زمین کی سیر کرنا۔ اور ایک ہی وقت میں بہت جگہوں پر موجود ہونا۔ موتیٰ کو زندہ کرنا۔ اور زندوں کو مارنا۔ موجود کو معدوم اور معدوم کو موجود کرنا۔ امورِ غائبہ پر مطلع ہونا۔ حیوانات، نباتات اور جمادات کی تسبیح کو سمجھنا۔ اہلِ دنیا انسان خواہ حیوان یا جن سب پر حکومت کرنا۔ اور صحیح

ہونا اُس امر اور حکم کا جو ان سے صادر ہو۔ اولیاءِ کرام کا قیامت
تک رہنا ضروریات سے ہے۔ جہان ان کے سبب سے موجود ہے
اگر یہ نہ ہوں تو جہان نہ ہو۔ خلاصہ یہ ہے۔ کہ ان کا ہونا ضروری ہے
چار ہزار چھپے ہوئے ہیں۔ اور تین سو اخیار ہیں۔ اور چالیس ابدال
ہیں۔ سات ابرار ہیں۔ اور چار اوتار اور تین نقباء اور سات
قطب اقلیم کے۔ اور پانچ قطب ولایت کے اور دو امام جو قطب
العالم کے وزیر رہتے ہیں۔ ایک دائیں۔ اور دوسرا بائیں۔ اور ایک
ان سب کے اوپر ہوتا ہے۔ جسے قطب مدار غوث روزگار، اور
قطب العالم کہتے ہیں۔ اور تمام اولیاء اس کے حکم کے ماتحت
ہوتے ہیں۔ مگر افراد کا گروہ جو قطب سے بھی زائد ہیں۔ وہ
جہان کے کام سے بالکل آزاد ہوتے ہیں۔ لیکن قطب مدار جہان
کا نگہبان ہوتا ہے۔ کشف القلوب اور کشف القبور یہ ولایت
کے ادنیٰ رتبے ہیں۔ اس کے بعد تمام زمین کی سیر کوہ قاف
کی سیر زیرِ زمین کی سیر آسمان کی سیر اور آسمانوں کے اندر جو
کچھ ہے۔ ان کا مشاہدہ کرسی و عرش کی سیر عالم مثال اور عالم
ارواح کی سیر یہ سب اولیاءِ کرام کو حاصل ہوتی ہیں۔ اور آخری
مرتبہ ولایت کا فنا اور فناء الفناء اور بقا باللہ تعالیٰ
ہے۔

صوفیائے کرام کے مذہب میں ولی کے بغیر کسی کو مومن کامل نہیں سمجھا جاتا۔ ولی اُسے کہتے ہیں۔ جس کا ایک لحظہ اللہ تعالیٰ کے اسم سے خالی نہ جائے اور ہر وقت ذاتِ حق کے مشاہدہ کے بغیر کوئی چیز اس کے پیش نظر نہ ہو۔ جو بھی کام کرے دل بیار دست بکار ہو۔ اور ایک لحظہ تفکر اس سے منقطع نہ ہو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ لذت الافکار، لذت الابکار سے بہتر ہے۔ نیز ارشاد ہے۔ کہ ایک لحظہ کا تفکر سال کی عبادت سے بہتر ہے۔

اولیاء اللہ کے علامات یہ ہیں:-

مہربانی۔ سخاوت، نصیحت، حوصلہ، حیا، نرمی، شفقت اور وفا، دنیا سے قطع تعلق، تقدیرات اور قضا پر اعتراض کرنے سے گریز، مصیبت کے وقت صبر اور شکر، نفس و خواہش سے جہاد، خود نمائی اور ریا سے دوری۔ جورو جفا سے پرہیز، خوشی اور رضا سے اوامر و نواہی کی تابعداری، غربت کے باوجود غنا کا اظہار اور اخلاص، سچائی، غیرِ خدا سے دل کو خالی رکھنا۔ اور توکل، تسلیم، رضا، ظاہر و باطن میں شغل مولا فقر و فنا پہ فخر اور تواضع، مروت اور بغیر کسی خوف اور امید

کے اللہ کی عبادت شریعت مبارک کے راستے پر ثابت قدم رہنا فقراء پر خرچ کرنا۔ علماء اور صلحاء کی محبت اور دشمنوں کے ساتھ خیر خواہی — ہر ایک مومن کیلئے فرض ہے۔ کہ وہ ولی کامل کے ساتھ بیعت کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ میری طرف وسیلہ طلب کرو۔ تاکہ اس بات میں دل کو غیر حق سے پورے طور پر صاف کر سکے۔ اور حق جل جلالہ سے واصل ہو۔ قبر میں اس کی رہائی کا موجب ہو۔ قیامت میں شفاعت کرے۔ اس کی بیعت جائز نہیں۔ جس کا قدم شریعت کے راستے پر نہ ہو۔ ؎

جس نے پیغمبر کے خلاف راستہ اختیار کیا۔ وہ منزل مقصود تک ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔ البتہ بعض اولیاء اللہ سے خلاف شرع باتیں مثلاً ترک نماز و روزہ ہو جاتا ہے۔ تو وہ ایک جذبہ کے سبب سے ہوتا ہے۔ جس میں انہیں معذور سمجھنا چاہیئے ؎

۱- پیر کون و مکاں کا شہنشاہ ہوتا ہے۔ کن مکان کے دینے لینے کا سردار ہوتا ہے۔

۲- اس پردے سے جو تیری جان پر ہے۔ رہائی پیر کی امداد کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ جس نے دل سے پیروں کا دامن لیا۔ اسے اس ملک ویران میں گنج بقا مل گیا۔

چہار پیر سے مُراد وہ چار شیخ کامل ہیں جنہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے خلافت پہنچی ہے۔ وہ تمام اولیاؤں کے مبدٔ ہیں۔ ہر ایک ان کی بیعت میں داخل ہے۔

(۱) حضرت امام حسن مجتبیٰ (۲) حضرت امام حسین شہید، (۳) حضرت کمیل ابنِ زیاد۔ (۴) حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہم، اور چودہ خوانوادہ سے چودہ سلسلے مُراد ہیں۔

(۱) زیدیہ جو حضرت عبدالواحد بن زید کی طرف منسوب ہے۔ اور وہ حضرت حسن بصری کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت علی مرتضیٰ کے اور وہ حضرت بعد از خدا بزرگ، خواجہ عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے

(۲) عیاضیہ اسکی بنیاد خواجہ فضیل ابن عیاض سے ہے اور وہ حضرت عبدالواحد بن زید کے مُرید ہیں۔

(۳) ادہمیہ حضرت ابراہیم بن ادہم بلخی کی طرف منسوب ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ فضیل ابنِ عیاض کے مُرید ہیں۔

(۴) ہبیریہ اس کی ابتدا حضرت خواجہ ہبیرہ بصری سے ہے۔ وہ حضرت حذیفہ مرعشی کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت ابراہیم ادہم کے مرید ہیں۔

(۵) چشتیہ اس کی ابتداء حضرت ابو اسحاق شامی چشتی

سے ہے۔ وہ حضرت ممشاد علو دینوری کے مُرید ہیں۔ اور وہ حضرت جبیرہ بصری کے مرید ہیں۔

(۶) عجمیہ۔ حضرت حبیب عجمی کی طرف سے منسوب ہے اور وہ حضرت حسن بصری کے مرید ہیں۔

(۷) طیفوریہ۔ اس کی ابتدا حضرت بایزید طیفور بسطامی سے ہے۔ جو حضرت حبیب عجمی کے مُرید ہیں۔ اور وہ حضرت امام جعفر صادق کے مُرید ہیں۔ اور وہ حضرت امام محمد باقر کے مرید ہیں اور وہ امام زین العابدین کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت امام حسین کے اور وہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مُرید ہیں۔ نیز امام محمد جعفر صادق حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر کے بھی مرید ہیں۔ اور وہ حضرت ابو بکر کے اور وہ حضرت سید المرسلین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مرید ہیں۔

(۸) کرخیہ۔ اس کے بانی حضرت معروف کرخی ہیں۔ اور وہ حضرت داؤد طائی کے مُرید ہیں۔ اور وہ حضرت حبیب عجمی کے اور وہ حضرت حسن بصری کے مُرید ہیں۔ نیز حضرت معروف کرخی امام علی موسیٰ رضا کے بھی مرید ہیں۔ اور وہ حضرت موسیٰ کاظم کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت امام باقر جعفر صادق کے۔

(۹) سقطیہ: جو کہ حضرت ابو الحسن سری سقطی کی طرف منسوب
ہیں۔ جو حضرت معروف کرخی کے مُرید ہیں۔

(۱۰) جنیدیہ۔ اس کی ابتدا حضرت ابو القاسم جنید سے
ہے۔ اور وہ حضرت سری سقطی کے مُرید ہیں۔

(۱۱) کا ذرونیہ۔ اس کی ابتدا حضرت ابو اسحٰق کا ذرونی سے
ہے۔ جو کہ حضرت ابو علی کا ذرونی کے مُرید ہیں۔ اور وہ حضرت
ابو عبداللہ حفیف شیرازی کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت ابو محمد
رویم کے مرید ہیں۔ جو حضرت جنید کے مرید ہیں۔ نیز حضرت
ابو عبداللہ حفیف شیخ ابو محمد جعفری اصطخری کے بھی مرید ہیں۔
اور حضرت شیخ عبدالرحیم اصطخری کے مُرید ہیں۔ اور وہ شیخ
ابو تراب بخشی کے مرید ہیں۔ اور حضرت شیخ حاتم اصم کے مرید
اور حضرت شیخ شقیق بلخی کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت سلطان
ابراہیم بن ادہم کے مرید تھے۔

(۱۲) طوسیہ۔ اس کی ابتدا حضرت علاؤ الدین طوسی سے
ہے۔ جو شیخ ابو حفص و جیہہ الدین کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت
فرج دستمانی کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت ابو العباس نہاوندی
کے اور وہ حضرت ابو عبداللہ حفیف شیرازی کے اور وہ شیخ ابو حفص

وجیہہ الدین حضرت محمد عمویہ کے بھی مُرید ہیں۔ اور وہ حضرت احمد اسود دینوری کے اور وہ شیخ ممشاد دینوری کے مُرید ہیں۔ اور وہ حضرت جنید کے مُرید ہیں۔

(۱۳) سہروردیہ: اسکی ابتدا حضرت شہاب الدین سہروردی سے ہے۔ جو حضرت شیخ ابو حفص وجیہہ الدین کے مرید ہیں۔ اور وہ شیخ ابو نجیب عبد القاہر یا عبد القادر کے بھی مرید ہیں۔ جو حضرت احمد غزالی کے مُرید ہیں۔ اور وہ حضرت ابو بکر نساج کے مُرید ہیں۔ اور وہ حضرت ابو القاسم گرگانی کے مُرید ہیں۔ اور حضرت عثمان مغربی کے مُرید ہیں۔ اور حضرت ابو علی کاتب کے اور وہ حضرت ابو علی رودباری کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت شیخ جنید کے مُرید ہیں۔

(۱۴) فردوسیہ: ان کی ابتداء حضرت نجم الدین کبریٰ فردوسی سے ہے۔ وہ حضرت عمار بن یاسر بدلیسی کے مُرید ہیں۔ وہ حضرت شیخ ابو نجیب عبد القاہر سہروردی کے مرید ہیں۔ اور نیز شیخ نجم الدین کبریٰ حضرت اسماعیل قصری کے بھی مرید ہیں۔ اور وہ شیخ ابو نجیب عبد القاہر سہروردی کے مُرید ہیں۔ اور نیز شیخ اسمٰعیل قصری حضرت محمد مالکی کے بھی مرید ہیں۔ اور وہ حضرت

محمد داؤد خادم الفقراء

۔۔د داؤد خادم الفقرأ کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت ابو العباس ادریس کے
۔ حضرت ابو القاسم رمضان کے اور وہ حضرت یعقوب طبری کے اور
۔ حضرت ابو یعقوب طرسوسی کے مُرید ہیں۔ اور حضرت خواجہ عبد الواحد
۔ن زید کے مُرید ہیں۔ جان لو!

وہ سلسلے جو کہ مشہور ہیں۔ بائیس ۲۲ ہیں۔ پہلا قادریہ:
۔ں کی ابتدا حضرت محی الدین عبد القادر جیلانی سے ہے۔ اور وہ
۔سعید مخزومی کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت ابو الحسن ہکاری کے مرید
ہیں۔ اور وہ شیخ ابو الفرح طرطوسی کے مُرید ہیں۔ اور وہ حضرت عبد الواحد
تیمی کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت ابو بکر شبلی کے مرید ہیں۔ اور وہ
حضرت جنید کے مرید ہیں۔ دوسرا لیسویہ: اسکی ابتدا خواجہ
احمد لیسوی سے ہے۔ اور وہ شیخ یوسف ہمدانی کے مرید ہیں۔ اور
وہ حضرت ابو علی فارمدی کے اور وہ حضرت ابو القاسم گرگانی کے
مرید ہیں۔ اور وہ حضرت ابو الحسن خرقانی کے مُرید ہیں۔ اور وہ حضرت
بایزید بسطامی کے مرید ہیں۔ اور نیز وہ حضرت ابو العباس قصاب
آملی کے بھی مُرید ہیں۔ وہ حضرت محمد طبرانی کے اور وہ حضرت
ابو محمد جریری کے اور وہ حضرت جنید کے مرید ہیں۔
تیسرا نقشبندیہ: اسکی ابتدا خواجہ بہاؤ الدین نقشبند

سے ہے۔ اور وہ حضرت سید میر کلاں کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت بابا محمد سماسی کے مُرید ہیں۔ اور وہ حضرت عزیزا بن علی رامیتنی کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت محمود خیر فغنوی کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت عارف ریوکری کے مرید ہیں۔ اور حضرت عبدالخالق عجدوانی کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت یوسف ہمدانی کے مُرید ہیں۔

چوتھا نوریہ۔ انکی ابتدا حضرت ابوالحسن نوری سے ہے۔ جو کہ شیخ سری سقطی کے مرید ہیں۔ پانچواں۔ انکی ابتدا حضرت احمد خضروی سے ہے۔ اور وہ حضرت حاتم اصم کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت شفیق بن ابراہیم بلخی کے اور حضرت ابراہیم بن ادہم البلخی کے مرید ہیں۔ چھٹا شطاریہ، انکی ابتدا حضرت عبداللہ شطاری سے ہے جو حضرت شیخ محمد عارف کے مرید ہیں۔ اور وہ چند واسطوں سے حضرت بایزید بسطامی کے مرید ہیں۔ ساتواں حسینیہ۔ اس کا آغاز مخدوم جلال الدین مخدوم جہاں سے ہے۔ وہ حضرت سید احمد کبیر کے مرید ہیں اور وہ حضرت سید جلال الدین سرخ کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت ابو المؤید سید علی کے اور وہ حضرت جعفر کے اور وہ حضرت سید محمود کے اور وہ حضرت سید احمد کے اور وہ حضرت سید عبداللہ کے اور وہ

...رت سید علی اصغر کے اور وہ حضرت سید جعفر کے مُرید ہیں۔ جن کا سلسلہ چند واسطوں سے حضرت امام جعفر صادق تک جا پہنچتا ہے۔ نیز حضرت مخدوم جہانیاں شیخ رکن الدین ابوالفتح کے بھی مرید ہیں۔ جو کہ حضرت شیخ صدرالدین عارف باللہ کے مُرید ہیں۔ اور وہ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی کے مرید ہیں ——

آٹھواں زاہدیہ :— اس کی ابتداء حضرت بدرالدین زاہد سے ہے۔ جو حضرت شیخ فخرالدین زاہد کے مُرید ہیں۔ جن کا سلسلہ چند واسطوں سے حضرت جنید تک جا پہنچتا ہے ——

نواں صفویہ : اس کی ابتداء حضرت صفی الدین اسحاق اردبیلی سے ہے۔ جو حضرت شیخ ابراھیم جیلی کے مرید ہیں۔ اور ان کا سلسلہ چند واسطوں سے حضرت ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی تک جا ملتا ہے۔ گیارھواں عیدروسیہ : اس سلسلہ کی ابتداء حضرت سید عبداللہ عیدروسی سے ہے۔ جن کا سلسلہ چند واسطوں سے حضرت جنید تک جا پہنچتا ہے۔ بارھواں سیاریہ : اس سلسلہ کا آغاز حضرت ابوالعباس سیاری سے ہے۔ اور وہ حضرت ابوبکر واسطی کے مرید ہیں۔ اور حضرت شیخ جنید کے مرید ہیں۔ اور شیخ

ابوالحسن نوری کے بھی مرید خاص ہیں۔ تیرھواں سہلیہ
اس سلسلہ کی ابتدا حضرت سہل بن عبداللہ تستری سے
اور وہ حضرت ذوالنون مصری کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت
اسرافیل کے۔ ان کا سلسلہ چند واسطوں سے حضرت محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم تک جا پہنچتا ہے۔ چودھواں رفاعیہ، یہ سلسلہ سید
احمد رفاعی سے شروع ہو کر پانچ واسطوں سے حضرت شیخ شبلی
سے جا ملتا ہے۔ پندرھواں حکیمیہ، اس سلسلہ کا آغاز حضرت
محمد بن علی حکیم ترمذی سے ہے۔ جو حضرت خضر کے مرید ہیں۔ اور
وہ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے مرید ہیں۔

سولھواں خرازیہ، اس سلسلہ کی ابتدا حضرت ابوسعید خراز
سے ہے۔ اور وہ حضرت جنید کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت محمد بن
منصور طوسی کے، جن کا سلسلہ چند واسطوں سے حضرت احمد مجتبیٰ
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملتا ہے۔ سترھواں مداریہ
اس سلسلہ کا آغاز حضرت بدیع الدین مدار سے ہے۔ جو حضرت
شیخ محمد طیفور شامی کے مرید ہیں۔ جن کا سلسلہ چند واسطوں سے
حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم تک جا پہنچتا ہے۔
اٹھارھواں نظامیہ: اس سلسلہ کی ابتدا حضرت نظام الدین

...ابی سے ہے۔ جو حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر کے مرید
ہیں۔ اور وہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کے مرید ہیں۔
اور وہ خواجہ معین الدین حسن سنجری کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت
خواجہ عثمان ہارونی کے مرید ہیں۔ وہ حضرت حاجی شریف زندنی
کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت قطب الدین مودود چشتی کے مرید ہیں
اور وہ حضرت ابو یوسف چشتی کے اور وہ حضرت ابو محمد چشتی کے
مرید ہیں۔ انیسواں[19] صابریہ:۔ اس سلسلہ کا آغاز حضرت
علی صابر سے ہے۔ جو حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر کے مرید
ہیں۔ بیسواں[20] اویسیہ:۔ ہر ولی کہ جس کی باطنی نسبت کسی
دوسرے شیخ کے ساتھ ہو، اور اس نے اس کی روح پاک سے
فیض حاصل کیا ہو۔ اُسے اویسی کہتے ہیں۔ اس سلسلہ کا آغاز
حضرت اویس قرنی سے ہے۔ جو کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کے باطنی مریدوں میں سے ہیں۔ اکیسواں[21] حنیفیہ: اس کی
ابتداء حضرت ابو عبداللہ حنیف شیرازی سے ہے۔ وہ حضرت
رویم کے مرید ہیں۔ اور وہ حضرت سید الطائفہ حضرت جنید رحمۃ اللہ
کے مرید ہیں۔ بائیسواں[22] شاذلیہ: اس سلسلہ کا آغاز حضرت
ابوالحسن شاذلی مغربی سے ہوتا ہے۔ جو کئی واسطوں سے حضرت

محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم تک جا پہنچتا ہے۔
خوب جان لو! کہ بائیس خواجگان ہیں جنہوں نے معراجی خرق
زیب تن کیا ہے۔ پہلے حضرت محمد مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم
دوسرا خواجہ جبرائیل علیہ السلام۔ تیسرا حضرت علی کرم اللہ وج
چوتھا حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ پانچواں خواجہ عبدالوا
بن زید چھٹا خواجہ فضیل بن عیاض، ساتواں خواجہ ابراہیم بن
ادہم بلخی۔ آٹھواں حضرت حذیفہ مرعشی، نانواں حضرت خواج
ہبیرہ بصری، دسواں حضرت خواجہ ممشاد علوالدینوری، گیارھواں
حضرت خواجہ ابو اسحٰق شامی، بارھواں حضرت خواجہ ابو احمد
ابدال، تیرھواں خواجہ ابو محمد، چودہواں خواجہ ابو یوسف
پندھواں خواجہ مودودی چشتی، سولہواں خواجہ حاجی شریف
سترہواں خواجہ عثمان ہارونی، اٹھارواں خواجہ معین الدین،
انیسواں خواجہ قطب الدین بختیار، بیسواں خواجہ فرید الدین گنجشک
اکیسواں حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الہیٰ بائیسواں خواجہ
نصیرالدین چراغ دہلوی جہاں بھر اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر
ہے کہ میں فقیر غلام فریدا جو کہ سلسلہ علیہ عظیمہ کریمہ چشتیہ
بہشتیہ کا مرید ہوں۔ حضرت خواجہ غلام فخرالدین کو مجھ

ا مانی ان کے سایہ کو طالبوں اور عاشقوں کے سروں پر ہمیشہ
قائم رکھے) بیعت کی ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ محبوب الٰہی حضرت
سلیمان خدا بخش صاحب قدس سرہٗ کے جن کا روضہ مقدسہ کوٹ مٹھن
شریف میں ہے۔ اور جن کا عرس ذوالحجہ کی بارہ ۱۲ تاریخ کو ہوتا ہے
اور وہ حضرت خواجہ عاقل محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرید ہیں۔
جن کی مرقد مقدس بھی کوٹ مٹھن شریف میں ہے۔ ان کا عرس
رجب کی آٹھویں تاریخ کو ہوتا ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ نور محمد
صاحب کے مرید ہیں۔ جن کا روضہ مقدسہ مہار شریف میں ہے
اور ان کا عرس ذوالحجہ کی تیسری تاریخ کو ہوتا ہے۔ اور وہ
حضرت خواجہ مولانا نظام الدین اورنگ آبادی کے مرید ہیں
ان کی قبر شریف اورنگ آباد میں ہے۔ اور ان کا عرس پاک
ذی القعد کی بارھویں کو ہوتا ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ کلیم اللہ
جہان آبادی کے مرید ہیں۔ جن کی مرقد اطہر دہلی میں ہے۔
اور ان کا عرس ربیع الاول کی چوبیس کو ہوتا ہے۔ اور وہ حضرت
خواجہ یحیٰی مدنی کے مرید ہیں۔ جن کی قبر شریف مدینہ منورہ میں
ہے۔ اور عرس شریف صفر کی اٹھائیسویں تاریخ کو ہوتا ہے
اور وہ حضرت خواجہ محمد کے مرید ہیں۔ جن کا عرس ۲۹ ربیع الاول

کو ہوتا ہے۔ اور ان کی قبر شریف احمد آباد گجرات میں ہے۔ اور وہ
حضرت خواجہ محمد حسن کے مرید ہیں۔ جن کا عرس ۲۸ر ذیقعد
کو ہوتا ہے۔ ان کا روضہ شریف احمد آباد گجرات میں ہے۔ اور
وہ حضرت خواجہ جمال الدین جمن کے مرید ہیں، ان کا عرس
۲۰ر ذوالحجہ کو ہوتا ہے۔ ان کی قبر شریف احمد آباد گجرات کے باہر
ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ محمود راجن کے مرید ہیں۔ جن کا عرس
۲۰ر صفر کو ہوتا ہے۔ اور ان کی قبر شریف پٹن گجرات میں ہے
اور وہ حضرت خواجہ علم الدین کے مرید ہیں۔ جن کی قبر شریف پٹن
گجرات میں ہے۔ اور ان کا عرس ۲۶ر صفر کو ہوتا ہے۔ اور وہ
حضرت خواجہ سراج الدین کے مرید ہیں۔ جن کی قبر شریف بھی
پٹن میں ہے۔ اور ان کا عرس ۱۲ جمادی الاول کو ہوتا ہے۔ اور وہ
حضرت خواجہ کمال الدین علامہ کے مرید ہیں۔ جن کا مزار پُرانوار
دہلی میں ہے۔ اور ان کا عرس ۲۷ر ذیقعد میں ہوتا ہے۔ اور وہ حضرت
خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی کے مرید ہیں۔ جن کی قبر شریف دہلی
میں ہے۔ اور عرس شریف ۱۸ر رمضان کو ہوتا ہے۔ اور وہ حضرت
خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی کے مرید ہیں۔ جن کا مزار دہلی میں
ہے۔ اور عرس ۱۸ر ربیع الآخر کو ہوتا ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ

فریدالدین گنج شکر کے مُرید ہیں۔ جن کا روضۂ مقدسہ پاک پتن
میں ہے۔ اور عرس ۵ محرم کو ہوتا ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ قطب الدین
بختیار اوشی کے مرید ہیں۔ جن کا مزار مقدسہ دہلی میں ہے۔ اور عرس
۱۴ ربیع الاوّل کو ہوتا ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ حسن سنجری کے
مرید ہیں۔ جن کا عرس ۶ رجب کو ہوتا ہے۔ اور روضۂ اطہر اجمیر شریف
میں ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی کے مرید ہیں۔ جن کی قبر
شریف مکہ معظمہ میں ہے۔ اور عرس ۱۶ شوال کو ہوتا ہے۔ بعض کے
نزدیک ۶ شوال کو ہوتا ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ حاجی شریف کے
مرید ہیں۔ جن کا عرس ۶ رجب کو ہوتا ہے۔ بعض نے ۲ رجب
کو بتایا ہے۔ اور بعض نے ۱۳ رجب کو کہا ہے۔ اور حضرت خواجہ
قطب الدین مودود چشتی کے مُرید ہیں۔ جن کی قبر شریف چشت
میں ہے۔ اور عرس یکم رجب کو ہوتا ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ ابویوسف
چشتی کے مرید ہیں۔ جن کی قبر شریف بھی چشت میں ہے۔ عرس
۳ ربیع الآخر کو ہوتا ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ ابو محمد چشتی کے مُرید
ہیں۔ جن کی قبر شریف بھی چشت میں ہے۔ اور عرس یکم رجب کو ہوتا
ہے۔ اور حضرت خواجہ ابو احمد ابدال چشتی کے مرید ہیں۔ جن کی
قبر شریف بھی چشت میں ہے۔ اور عرس ۱ جمادی الآخر میں ہوتا ہے

اور حضرت اسحٰق شامی چشتی کے مُرید ہیں۔ اور ان کا عرس ۱۴ ربیع الآخر میں ہوتا ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ ممشاد علو الدینوری کے مُرید ہیں۔ اور ان کا عُرس ۱۴ محرم کو ہوتا ہے۔ اور وہ خواجہ ہبیرۃ البصری کے مُرید ہیں۔ ان کا عرس شریف ۸ شوال کو ہوتا ہے۔ بعض نے ۷ شوال کو کہا ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ حذیفۃ المرعشی کے مرید ہیں۔ جن کا عُرس ۱۴ شوال کو ہوتا ہے۔ بعض نے ۲۵ شوال لکھا ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ ابراہیم بن ادہم البلخی کے مُرید ہیں۔ جن کی قبر شریف شام میں ہے۔ اور ان کا عرس ۱۶ جمادی الاوّل کو ہوتا ہے۔ بعض نے ۶ جمادی الآخر کو کہا ہے۔ اور بعض یکم شوال بتاتے ہیں۔ اور وہ حضرت خواجہ فضیل بن عیاض کے مُرید ہیں۔ جن کی قبر شریف مکہ معظمہ میں ہے۔ اور ان کا عرس یکم محرم الحرام کو ہوتا ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید کے مُرید ہیں۔ جن کا عرس ۲۷ صفر کو ہوتا ہے۔ اور وہ حضرت خواجہ حسن بصری کے مرید ہیں۔ جن کا عرس ۵ رجب کو ہوتا ہے۔ بعض نے یکم رجب اور بعض نے ۴ صفر کو لکھا ہے۔ اور ان کی قبر شریف بصرہ میں ہے۔ اور وہ حضرت سید الاولیاء سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے مرید ہیں۔ جن کی قبر شریف نجف اشرف میں ہے۔ اور ان کا عرس ۲۱ رمضان شریف

کو ہوتا ہے۔ اور وہ سید المرسلین رحمۃ للعلمین محبوب اللہ تعالیٰ حضرت مولانا سیدنا خواجہ عالم فخر اولادِ آدم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرید ہیں۔ جن کی قبر شریف مدینہ منورہ میں ہے۔ اور عرس شریف ۱۲ ربیع الاول کو ہوتا ہے۔ بعض نے ۲ ربیع الاول کو کہا ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

خوب جان لو! کہ ہمارے مشائخین عظام کو تین دیگر متبرک سلسلوں (قادریہ، سہروردیہ، نقشبندیہ) سے فیض پہنچا ہے۔ یعنی سلسلہ علیہ قادریہ خواجہ محمد محسن کو حضرت غیاث نور بخشی سے پہنچا۔ اور ان کو حضرت علی نور بخشی اسیری سے اور ان کو حضرت سید محمد نور بخش سے اور ان کو حضرت ابو اسحاق ختلانی سے اور ان کو حضرت سید علی ہمدانی سے اور ان کو حضرت محمود مزدقانی سے اور ان کو حضرت رکن الدین علاؤ الدولہ سمنانی سے اور ان کو حضرت نور الدین اسفرائنی سے اور ان کو حضرت احمد جوزقانی سے اور ان کو حضرت رضی الدین علی لالا سے اور ان کو حضرت مجد الدین بغدادی سے اور ان کو حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ سے اور ان کو حضرت عمار بن یاسر بدلیسی سے اور ان کو حضرت ابو النجیب عبد القاہر

سہروردی سے اور ان کو شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی سے اور ان کو حضرت ابی سعید مخزومی سے اور ان کو حضرت ابو الفرج طرطوسی سے اور ان کو خواجہ عبد الواحد تمیمی سے اور ان کو حضرت شیخ شبلی سے اور ان کو سید الطائفہ شیخ جنید سے اور ان کو سری سقطی سے اور ان کو حضرت معروف کرخی سے اور ان کو حضرت امام علی موسیٰ رضا سے اور ان کو حضرت امام موسیٰ کاظم سے اور ان کو حضرت امام جعفر صادق سے اور ان کو حضرت امام محمد باقر سے اور ان کو حضرت امام زین العابدین سے اور ان کو حضرت امام حسینؓ سے اور ان کو حضرت سید الاولیاء علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے اور ان کو حضرت مولانا و سیدنا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔ اور

فیض سلسلہ متبرکہ سہروردیہ خواجہ علم الدین کو حضرت خازن العلم والدین سے اور ان کو حضرت قاضی صاحب شیخ علم الحق والدین سے اور ان کو حضرت صدر الدین راجن قتال سے اور ان کو حضرت جلال الدین حسین مخدوم جہانیاں سے۔ اور ان کو حضرت رکن الدین ابو الفتح سے اور ان کو حضرت صدر الدین عارف باللہ سے اور ان کو حضرت غوث الملک شیخ بہاء الدین

کر ا مذانی سے اور ان کو حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین
سہروردی سے اور کو حضرت وجیہہ الدین ابو حفص سے اور انکو
حضرت اخی فرح زنجانی سے اور ان کو حضرت ابو العباس نہاوندی
سے اور ان کو حضرت ابو عبد اللہ حنیف شیرازی سے اور ان کو
حضرت ابو محمد جعفر الاصطخری سے اور ان کو حضرت خواجہ حاتم
اصم سے اور ان کو حضرت خواجہ شقیق بلخی سے اور ان کو حضرت
خواجہ ابراہیم ادہم سے اور ان کو حضرت خواجہ فضیل عیاض سے
اور ان کو حضرت خواجہ عبد الواحد زید سے اور ان کو حضرت خواجہ
اساس الاولیاء حسن بصری سے اور ان کو حضرت مولانا و سیدنا علی المرتضی
کرم اللہ وجہہ سے اور ان کو حضرت سید الکل خواجۂ دو جہان حضرت
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

فیض سلسلہ منورہ نقشبندیہ حضرت شیخ کلیم اللہ
جہان آبادی کو حضرت میر محترم اللہ سے پہنچا۔ اور ان کو حضرت
محمد مسکین سے اور ان کو خواجہ محمد ہاشم سے اور ان کو خواجہ
کمال دہبری سے اور ان کو خواجہ خواجگی مکنکی سے اور ان کو
خواجہ قاضی محمد سے اور ان کو خواجہ عبید اللہ احرار سے اور ان کو حضرت
خواجہ یعقوب چرخی سے اور ان کو حضرت خواجہ قطب العالم

بہاؤ الدین نقشبندی سے اور ان کو حضرت امیر کلال سے اور ان کو حضرت محمد بابا سماشی سے اور ان کو حضرت علی راستینی سے اور ان کو حضرت محمود الخیر فغنوی سے اور ان کو حضرت عارف ریوگری سے اور ان کو حضرت خواجہ عبدالخالق عجدوانی سے اور ان کو خواجہ یوسف ہمدانی سے اور ان کو خواجہ بو علی فارمدی سے اور ان کو خواجہ ابو القاسم گورگانی سے اور ان کو حضرت خواجہ خوش زمانی خواجہ ابوالحسن خرقانی سے اور ان کو حضرت سلطان العارفین ابویزید طیفور البسطامی سے اور ان کو امام الاولیاء حضرت جعفر صادق سے۔ اور ان کو حضرت قاسم بن محمد سے اور ان کو حضرت سلیمان فارسی سے اور ان کو حضرت سلطان الاولیاء بالتحقیق ابابکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے۔ اور ان کو حضرت سید الانبیاء والمرسلین رحمۃ للعلمین سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم سے۔

ذکر دوازدہ امام = جان لو! بارہ ۱۲ امام جو کہ کل اولیاء اور افضل الاتقیاء اور امام الاولیاء ہیں۔ یہ ہیں اوّل حضرت امام مرتضیٰ علی کرم اللہ وجہہ۔ دوم حضرت امام حسن مجتبیٰ، سوم حضرت امام حسین، چہارم حضرت امام زین العابدین، پنجم حضرت امام باقر، ششم امام محمد جعفر صادق، ہفتم امام موسیٰ کاظم

ہشتم امام علی موسیٰ رضا نہم امام محمد تقی، دہم امام علی نقی، یازدہم امام حسن عسکری، دوازدہم امام محمد مہدی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اقسام آل = شیخ المشائخ حضرت داؤد قیصری نے فرمایا کہ آل حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چند قسمیں ہیں۔ ۱۔ اخص ہیں پیغمبر ہیں جو پہلے گذر چکے ہیں۔ اور وہ اولیاء اللہ جو مراتب کے انتہائی درجے تک پہنچے ہوئے ہیں۔ ۲۔ خاص، اور وہ ایسے ہیں جو قرب کے انتہائی مقام تک نہیں ہیں۔ اسے مجتہدین ۔ ۳۔ عام، اور وہ سادات کرام ہیں۔ جو آپ کی ظاہری اولاد میں سے ہیں۔
۴۔ اعم، اور وہ جمیع مومن ہیں۔

بیانِ عشق = جان لو! کہ عشق دو قسم ہے۔ (۱) عشق مولیٰ (۲) عشق بندہ۔ عشق بندہ تین قسم ہے۔ ۱۔ عشق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ ۲۔ عشق اپنے شیخ کے ساتھ جس کے ہاتھ اُس نے بیعت کی ہے۔ ۳۔ عشق کسی حسین و خوبصورت کا خواہ مرد ہو یا عورت، پس عشق مولیٰ اعلیٰ الاعلیٰ قسم ہے۔ اور اسی طرح عشق نبی کریم علیہ اکرم الصلوٰۃ والتسلیم پھر اپنے شیخ کا عشق بھی اعلیٰ قسم ہے۔ پھر کسی خوبصورت حسین کا عشق، اگر اس میں شہوانی خیالات نہ ہوں۔ تو وہ بھی نعمت حق ہے۔ اور عشق مولیٰ کی طرف پہنچانے والا۔

جیسے کہ فرمایا گیا ہے۔ کہ مجاز حقیقت کیلئے پل ہے۔

ترجمہ ابیات: (عشق سے منہ مت موڑ اگرچہ مجازی بھی ہو۔ کیونکہ حقیقت کیلئے کارساز ہے۔ جب تک پہلے پہل ا ب تا نہ پڑھے، تو قرآن کا درس کس طرح پڑھ سکتا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ ظاہری صورت کا عشق بھی حقیقۃً مولیٰ کا عشق ہے۔ کیونکہ اس سے صانع کی طرف میلان ہوتا ہے۔ نہ کہ مصنوع کی طرف

ترجمہ ابیات:۔ یہ صورت کب لوگوں کے دلوں کو چھین سکتی ہے کبھی کبھی حق باطل سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ ہر آدمی جو دل تلاش کر لے معشوقوں پر عاشق ہو جاتا ہے۔ یا نہیں جانتا اسی کا عاشق ہے۔ پس اگر اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے نعمتیں عطا کرے تو ان کا شکر بجا لانا چاہیئے۔ جب اللہ جل مجدہ عشق کی نعمت عطا کرے۔ تو اس کا شکر بھی ادا کرنا چاہیئے۔ یعنی بشری عبادت کی بجنسی ظاہر کرنی چاہیئے۔

بیانِ سماع:۔ جان لو! کہ سماع نہ مطلق حرام ہے، نہ حلال اس کی حرمت عشق پر موقوف ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کا عشق ہے یا عشق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ یا شیخ کا عشق ہے۔ تو بالاتفاق حلال ہے۔ بلکہ مستحب ہے۔ اگر اپنی مملوکہ شرعیہ کا

... تو وہ بھی جائز ہے۔ اور اگر غیر مملوکہ (جو کہ شرعیہ ہے) کا ... جائز ہے۔ پس اگر وقت سماع شہوانی خیالات دُور ہو جاتے ہیں ... بھی مباح ہے۔ اگر شہوانی خیالات اُبھرتے ہیں تو حرام ہے۔ اگر ... قلبی کے طور پر سُنا جاتا ہے۔ وہ بھی درست ہے۔

جان لو! کہ سرود کی ساری قسمیں مثلاً دف۔ جلاجل۔ طبل۔ شاہین ... جائز ہیں۔ سوائے مزامیر، اوتار اور طبلک کے غیر مملوکہ شرعیہ ... عورتوں اور مردوں کی آواز سننا جائز نہیں۔ لیکن ہمارے زمانہ میں ... سے مشائخ جو کہ غوثِ روزگار، قطب مدار اور اپنے وقت کے ... اور بے مثل ہیں۔ انہوں نے مزامیر، اوتار اور مردوں کی آوازیں ... سُنی ہیں۔ اور وجد کیا ہے۔ اور عورتوں کی آواز بھی تھوڑی سی سُنی ... پس خلاصہ یہ ہے کہ اگر سماع سے نفس مردہ اور دل زندہ ہو ... اور عشق حق تعالیٰ یا اس کے دوستوں کا عشق زیادہ ہوتا ... جس طرح بھی ہو حلال ہے۔ ورنہ حرام بالاتفاق فقہاء اور ... کے نزدیک رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

آدابِ سماع:۔ جاننا چاہیئے کہ آداب سماع جو مشائخ عظام متقدمین سے منقول ہیں۔ تین ہیں:۔

۱۔ سماع کھانے، پینے اور نماز کے اوقات نہ ہوں۔

۲- مکان ناپاک نہ ہو اور وہاں ایسی چیز بھی نہ ہو کہ دل اُس کی طرف متوجہ ہو جائے۔

۳- سماع کے وقت منکرِ سماع بھی نہ ہو۔

حضرت خواجہ کلیم اللہ جہاں آبادی قدس سرہٗ نے سات آداب بھی بیان فرمائے ہیں:-

۱- سماع شروع کرتے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ان گنت درود شریف پڑھا جائے۔ اور سورۃ فاتحہ مع دیگر چند سورتوں کے پڑھی جائے۔

۲- سماع میں شامل ہونے والے سب باوضو ہوں۔

۳- سماع میں اس طرح بیٹھنا چاہیئے۔ جیسے نماز میں بیٹھا جاتا ہے

۴- توجہ اشعار کے معانی پر ہو اور رجوع ان کے سننے کی طرف، قطع کلامی اور ضحک وغیرہ سے اجتناب ہو۔ سوائے وجد و جذبہ کے اور کچھ نہ ہو۔

۵- قوال اُجرت دار نہ ہوں۔ اور لالچی بھی نہ ہوں۔

۶- یہ کہ صوفی کی پیروی ضروری ہے۔ اگر وہ اُٹھے تو سب اُٹھ کھڑے ہوں۔ اگر وہ بیٹھ جائے تو سب بیٹھ جائیں۔ اور جس بیت یا شعر پر اُسے ذوق اور وجد آئے۔ اُس کو بار بار کہا جائے

اختتام پر بھی ابتداء کی طرح درود شریف

...تیں پڑھی جائیں ـــ

...اقوال المشائخ فی مدح السماع :ـــ جاننا چاہیئے۔ مشائخ عظام کے
...سماع کے بارے میں کافی ہیں۔ حضرت شیخ ذوالنون مصری
...تے ہیں۔ ترجمہ :ـــ سماع حق کو اُتارتا ہے۔ دل حق
...طرف مائل ہوتے ہیں۔ جس نے اللہ کی طرف رجوع کیا۔ حاصل
...حق کے ساتھ ہو گیا۔ جس نے نفس کی طرف رجوع کیا۔ بے دین
...گیا۔ اور شیخ ابو بکر شبلی نے فرمایا سماع اس کا ظاہر فتنہ ہے۔
...باطن عبرت ہے۔ جس نے اشارہ پا لیا اس کے لئے سماع حلال ہے
...صورت کیوں اسطے۔ ورنہ اُس نے فتنہ کو دعوت دی۔ اور مصیبتوں کیلئے
...اپنے آپ کو پیش کیا۔

شیخ بو علی رودباری نے فرمایا۔ جبکہ اُن سے سماع کے متعلق
...پوچھا گیا۔ کاش! ہم سر کے عوض میں سر کے جانشیں ہوتے۔

شیخ جنید نے فرمایا رحمت فقیر پر تین مقامات پر آتی ہے۔
(۱) کھانے کے وقت، کیونکہ وہ بطرف حاجت کے وقت ہی کھاتا ہے۔
(۲) کلام کے وقت، کیونکہ وہ بغیر ضرورت کے کلام نہیں کرتا۔
(۳) سماع کے وقت، کیونکہ وہ کیف و سُرور، مستی اور وجد کیلئے ہی سنتا ہے

شیخ ابو عبداللہ ناجی نے فرمایا کہ سماع یا توقف کرکے یا عبرت حاصل کرنا۔ اور اس کے ماسوا فتنہ ہے۔

شیخ ابوالفضل نے فرمایا۔ سماع مضطر لوگوں کا تو جسے پہونچا وہ بے نیاز ہو گیا۔

شیخ کلیم اللہ جہاں آبادی نے فرمایا۔ سماع اللہ تعالیٰ کی ہوئی آگ ہے۔ جو دلوں پر چڑھ آتی ہے۔

کسی ایک اور شیخ نے فرمایا۔ سماع اسرار کی طرف تنبیہ کیونکہ اس میں مغیبات ہیں۔

شیخ بن جعفر مکی نے حدیث اِنِّیْ وَجَدْتُ نَفَسَ الرَّحْمٰنِ مِنْ قِبَلِ الْیَمَنِ کے معنیٰ کے متعلق فرمایا۔ کہ نفس الرحمٰن سے مراد لذیذ مزیدار راگ کا سُننا اور یمن سے مراد ملکِ یمن ہے۔ وہ عرب شریف سے دائیں جانب واقع ہے۔ اور راگ و سماع کا مبداء یہی سرزمین ہے۔

ذکر مومن و کافر:- جاننا چاہیئے۔ کہ انسان اور جنوں میں سے بعض مومن اور بعض کافر ہیں۔ کافر وہ لوگ ہیں جو احکام کے مطیع نہ ہوں۔ اور رسالت کے منکر ہوں۔ مومن وہ لوگ جو دل میں یقین کرکے کہتے ہیں۔ میں ایمان لایا ساتھ اللہ کے

کہ وہ اپنے اسماء کے ساتھ ہے۔ اس کے فرشتوں کے ساتھ
ں کے ساتھ اور رسولوں کے ساتھ اور قیامت کے دن کے ساتھ
کہ نیکی اور برائی اسی کی طرف سے ہے۔ اور مرنے کے بعد دوبارہ
لا کے ساتھ اور سارے کے سارے احکام کو قبول کر لیتا ہے۔

در بیانِ فرقہ ہا ۲) جاننا چاہیئے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
زمانہ اقدس کے بعد مخلوقات ۷۳ فرقوں میں پڑ گئی —
یث شریف کے مطابق سارے فرقے دوزخی ہیں۔ مگر فرقہ اہلسنت
جماعت تین قسم ہے۔ (۱) فقہاء۔ (۲) محدث۔ (۳) اہل تصوف
کہ سب ہی فضیلت رکھتے ہیں۔ یعنی فقہ اور حدیث شریف اس کا
الملہ ہیں۔ رضی اللہ عنہم — جاننا چاہیئے۔ کہ وہ بہتر فرقے
جو کہ مردود اور دوزخی ہیں۔ یہ ہیں :—

(۱) رافضیہ۔ (۲) ابدیہ۔ (۳) شیعہ۔ (۴) استحقاقیہ۔ (۵) زیدیہ
(۶) عباسیہ۔ (۷) امامیہ۔ (۸) ناروسیہ۔ (۹) تناسخیہ۔ (۱۰) لاعنیہ
(۱۱) راجعیہ۔ (۱۲) تسرجیہ۔ (۱۳) اذنفیہ۔ (۱۴) اباحیہ۔ (۱۵) لغضیہ۔
(۱۶) حلیفیہ۔ (۱۷) کنزیہ۔ (۱۸) متقرلیہ۔ (۱۹) میمونیہ۔ (۲۰) محکمیہ۔
(۲۱) اخیالیہ۔ (۲۲) شمر آخیہ۔ (۲۳) مستعزبیہ۔ (۲۴) الثعالبیہ (۲۵) مفروضیہ۔
(۲۶) تمولیہ۔ (۲۷) مختلفیہ۔ (۲۸) کسفیہ۔ (۲۹) جنیسیہ (۳۰) فکریہ۔

(۳۱) جنفیہ۔ (۳۲) احمدیہ مرزائیہ۔ (۳۳) لغویہ (۳۴) کنانیہ۔ (۳۵)
(۳۶) شبکیہ (۳۷) سوفسطائیہ۔ (۳۸) ادویہ۔ (۳۹) آلمائیہ۔ (۴۰)
(۴۱) منتزلیہ (۴۲) معطلیہ۔ (۴۳) مرابعنیہ۔ (۴۴) دارویہ۔ (۴۵)
(۴۶) مستراقیہ (۴۷) غیریہ۔ (۴۸) نسائیہ۔ (۴۹) زنادقیہ۔ (۵۰)
(۵۱) وافقیہ (۵۲)۔ تارکیہ۔ (۵۳)۔ راجیہ۔ (۵۴) فلاسفہ۔ (۵۵)
(۵۶) منفوضیہ۔ (۵۷) شاکیہ۔ (۵۸) مستنیہ۔ (۵۹) بدعیہ۔ (۶۰)
(۶۱) کبریہ (۶۲) حملیہ (۶۳) وہابیہ۔ (۶۴) کرامیہ۔ (۶۵) دہریہ (
خنابیہ۔ (۶۷) اباحیہ۔ (۶۸) باطنیہ۔ (۶۹) براہمیہ۔ (۷۰) خارجیہ
خوفیہ۔ (۷۲) خازنیہ۔ لیکن باطل مذاہب میں سے
بہت ہی عام ہیں۔ اس اخیر زمانہ میں اکثر مخلوق الٰہی کے تا
(۱) رافضیہ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ پہلے خلیفہ
تھے۔ اور حضرت بارہ امام ان کے بعد۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ وہ نبی
اور بعض خدا کہتے ہیں۔ اور اکثر اصحاب کو مثلاً (حضرت ابو بکر صدیق
حضرت امیر عمر۔ حضرت امیر عثمان رضی اللہ عنہم، حضرت بی بی عائشہ
رضی اللہ عنہا۔ اور حضرت ابو سفیان، حضرت امیر معاویہ) سب کرتے ہیں
نعوذ باللہ منہا۔

(۲) خارجیہ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت امیر

...ضرت امیر عثمان اور حضرت علی کو سب کرتے ہیں نعوذ باللہ

۳۔ وہابیہ۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ اولیاء اللہ حتیٰ کہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی وفات کے بعد قبر شریف میں زندہ نہیں ہیں۔ یہ بھی کہتے ہیں۔ کہ قبروں کے نزدیک دُعا مانگنے والا کافر ہے۔

۴۔ معتزلیہ۔ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ بندہ جو کام کرتا ہے۔ خود بخود کرتا ہے۔ تقدیر کو اس میں کوئی دخل نہیں۔ اور کلام اللہ کو مخلوق اور حادث یقین کرتے ہیں۔ حساب، میزان، پلصراط کے منکر ہیں۔ معراج کو بیت المقدس تک مانتے ہیں۔ کراماتِ اولیاء کے منکر ہیں۔ مرتکب کبیرہ کو نہ کافر سمجھتے ہیں نہ مومن۔ دیدارِ الٰہی کے منکر ہیں۔ عذابِ قبر کے قائل بھی نہیں۔ اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ مومن گنہگار بہشت اور دوزخ کے درمیان رہیں گے۔

معجزہ، کرامات اور استدراج کے بیان میں

جاننا چاہیئے۔ کہ معجزہ کرامات اور استدراج خرقِ عادت افعال کو کہتے ہیں۔ اگر خرقِ عادت نبی سے صادر ہو تو اُسے معجزہ کہتے ہیں۔ اگر خرقِ عادت ولی سے ہو تو اُسے کرامت کہتے ہیں۔ اگر خرقِ عادت کافر مخالف شرع سے ظاہر ہو تو اُسے استدراج کہتے ہیں۔ بایں طور کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ ٥ =

جاننا چاہیئے۔ کہ ارکان ایمان ایک تصدیق عند اللہ (۲) اقرار عند الشرع (۲)۔ ایمان کی شرطیں سات ہیں (۱) غیب کے ساتھ ایمان رکھنا۔ (۲) علم غیب کو خاصہ خدا سمجھنا۔ (۳) اپنے اختیار سے ایمان (۴) شرعی حلال کو حلال سمجھنا۔ (۵) حرام کو حرام سمجھنا۔ (۶) اللہ کے عذاب سے ڈرنا۔ (۷) بخشش کی امید رکھنا۔ وجوب ایمان کی دو شرطیں ہیں۔ (۱) عقل و (۲) بلوغ ــ عبادت کی شرائط ایمان ہے۔ کہ ایمان کے سوا کوئی فائدہ نہیں۔ احکام شریعت آٹھ ہیں۔ فرض۔ واجب۔ سنت۔ مستحب۔ حلال۔ مباح۔ مکروہ۔ حرام ــ

جاننا چاہیئے۔ کہ شریعت کے فرائض پانچ ہیں ا ــ

(۱) کلمہ طیبہ کہنا۔ (۲) فجر کے وقت میں دو رکعت اور ظہر میں چار اور عصر میں چار اور مغرب میں تین اور عشاء میں چار رکعات ہیں۔ مگر جب سفر میں جائے جو کہ ۵۴ کوس سے زیادہ ہو۔ عشاء ظہر اور عصر کے فرض دو رکعت ہو جاتے ہیں۔ (۳) رمضان شریف کے روزے رکھنا لیکن اگر بیمار یا مسافر، مقدار سفر ۵۴ کوس سے زیادہ ہو۔ (۴) ہر سال زکوٰۃ دینا جس کی مقدار پچاس روپے کو پہنچی ہے۔ مال زیادہ ہو۔ تو (۵) حج اگر زاد سفر موجود ہے۔ واجبات شریعت سات ہیں ــ

(۱) صدقۂ فطر ادا کرنا۔ (۲) عید الضحیٰ کے دن قربانی کرنا۔ (۳) نمازِ وتر ادا کرنا۔ (۴) عورت کا اپنے شوہر کی خدمت کرنا۔ (۵) اولاد کا اپنے ماں باپ کی خدمت کرنا۔ (۶) اپنے مستحق رشتہ داروں کو مدد دینا (۷) عمرہ ادا کرنا — سُنَنِ شرعیہ بھی سات ہیں —

(۱) ختنہ کرنا۔ (۲) موئے لب یعنی موچھیں کٹوانا۔ (۳) ناک کے بال چننا۔ (۴) سر منڈانا۔ (۵) ناخن کٹوانا۔ (۶) بغل کے بال اکھیڑنا۔ (۷) موئے زیرِ ناف مونڈنا۔

حکمِ سجدہ کا:۔ ہر مومن کیلئے غیر اللہ کو سجدہ کرنا جائز نہیں۔ سوائے خانہ کعبہ کی طرف کے۔ (اللہ تعالیٰ اُس کے شرف کو زیادہ کرے) کسی طرف بھی درست نہیں۔ خانہ کعبہ، مکہ معظمہ میں ایک مقدس مقام ہے۔ جسے حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے بنایا تھا۔ جاننا چاہیئے۔ کہ پہلے پیغمبروں کی اُمتوں کو بیت المقدس کی جانب سجدہ کرنے کا حکم ہوا تھا اور ہمارے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت کو خانہ کعبہ کی طرف سجدہ کرنے کا حکم ہوا۔ اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو سجدہ بغیر کعبہ کی جانب کے کرے۔ جائز نہیں ہوگا۔ اگرچہ ذاتِ پاک جل شانہ، اطراف سے مبرا پاک ہے۔

ذکرِ گناہاں:۔ بیان ہو کہ گناہ دو قسم ہیں۔ بعض صغیرہ

اور بعض کبیرے۔ صغیرے گناہ گنتی سے باہر ہیں۔ اور کبیرے گناہ بڑے عذاب کے باعث ہوتے ہیں۔ خود کشی کرنا۔ بغیر حکم شریعت کے کسی آدمی کو ناحق قتل کرنا۔ زنا کرنا۔ شراب پینا۔ پاک دامن عورت پر تہمت لگانا۔ چوری کرنا۔ لڑائی سے پیٹھ پھیر کر بھاگنا۔ جادو کرنا۔ یتیم کا مال کھانا۔ جوا کھیلنا۔ خنزیر کھانا۔ اور اس جانور کو کھانا۔ جو بغیر تکبیر کے مرجائے۔ والعیاذ۔ نعوذ باللہ منہا۔

جاننا چاہیئے۔ کہ لوگ کبیرہ گناہوں کے ارتکاب سے۔ ایمان سے خارج نہیں ہوتے۔ جب تک اسے حلال نہ جانیں۔

مومن کی جزا اور کافروں کی سزا کے بارے میں

سمجھنا چاہیئے! کہ مومنوں میں سے ہر شخص جس نے اس دنیا میں نیک عمل کیئے اور اوامر پر پابندی کی اور نواہی سے روگردانی کی۔ اس کی جزا قبر و حشر میں نیک دیکھے گا۔ اور بہشت میں داخل ہوگا۔ اگر اس نے برا عمل کیئے۔ تو گناہوں کے اندازے کے مطابق عذاب چکھے گا۔ مگر — وہ شخص جسے اللہ چاہے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس کی سفارش کریں۔ لیکن — کافروں کے عذاب کی کوئی انتہا نہیں۔ اور سارے کے سارے دوزخ میں جائیں گے۔ نہ مریں گے۔ نہ جیئیں گے؛ نعوذ باللہ منہا۔

منکر نکیر کے بیان میں :-

جاننا چاہئیے۔ کہ ایمان والوں میں سے جس نے اس فانی دنیا سے کوچ کیا۔ اور ہمیشہ رہنے والی دنیا کو سدھار گیا۔ اس کے نزدیک دو فرشتے ایک منکر دوسرے نکیر آتے ہیں۔ ڈراؤنی شکل والے ہوتے ہیں۔ اور پوچھتے ہیں مَنْ رَّبُّكَ، تیرا رب کون ہے ؟ - مَنْ رَسُوْلُكَ۔ تیرا رسول کون ہے ؟ ۔ مَادِیْنُكَ، تیرا دین کیا ہے ؟ ۔ اگر اُس شخص سے اللہ کی مہربانی سے اچھا جواب صادر ہُوا۔ اور کہا رَبِّیَ اللّٰہ، میرا رب اللہ جل شانہٗ رَسُوْلِی مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم، میرا رسول حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور دِیْنِیَ الْاِسْلَام، میرا دین اسلام ہے۔ پس اُس کی قبر میں بہشت سے ایک کھڑکی کھول دیتے ہیں۔ اور اس کی جگہ کو بالکل فراخ کیا جاتا ہے۔ قیامت تک عزت و تکریم اور آرام کے ساتھ رہتا ہے۔ اگر اس شخص سے حق کے مطابق جواب نہیں بن پڑتا۔ تو دوزخ کیطرف سے کھڑکی کھول دی جاتی ہے۔ اور اُن کے سر پر آگ میں بجھے ہوئے گرز مارے جاتے ہیں۔ اور اُن کی قبر کو بہت ہی تنگ کر دیا جاتا ہے۔ اور قیامت تک اُسی عذاب میں رہیگا۔ نعوذ باللہ۔ اگر کافر ہے۔ تو اس کو تو بغیر

سوال جواب کے عذاب دیا جائیگا۔

پیر کا قبر میں آنا:۔ جان لو اپنا شیخ جس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا ہے۔ مرنے کے بعد قبر میں آجاتا ہے۔ اور اپنے مرید کی طرف سے فرشتوں کو حق کے مطابق جواب دیتا ہے۔ اور اُسے نجات دلاتا ہے۔ پس ہر شخص کے لئے ضروری ہے۔ کہ شیخ کامل کو پکڑیں۔ تاکہ شفیع ہو۔

علاماتِ قیامت میں:۔ جاننا چاہیئے۔ کہ قیامت کی علامات کہ جس کا آنا وجوبات سے ہے۔ اور اُس کا مُنکر کافر ہے۔ حدیث شریف سے اس کا ثبوت بہت ملتا ہے۔ اوّل حضرت مہدی جو اولیاء کے امام ہیں۔ ظاہر ہوں گے۔ تقریباً سات سال حکومت کریں گے۔ بہت سی مخلوقات کو اسلام کا مطیع بنائیں گے۔ اس کے بعد دجّال پلید لَعَنَتہُ اللہِ عَلَیہِ، اللہ کے حکم سے عجراد میں اپنا جھنڈا گاڑے گا۔ وہ پلید ایک چشم (کانا) ہوگا۔ حضرت مہدی اس کی ہیبت سے بیت المقدس قیام فرمائیں گے۔ اس پلید کی حکومت ساری دنیا پر محیط ہو گی۔ لیکن اسے مکہ معظمہ و مدینہ منوّرہ کی مساجد میں داخل ہونے کی توفیق نہیں ہو گی۔ اس کی سلطنت کا زمانہ بعض کے نزدیک چالیس دن ہیں۔ ان میں سے ہر ایک دن

چالیس سال کے برابر ہونگے۔ باقی ایام کی مقدار معلوم نہیں۔
بعض کے نزدیک اس کی حکومت ایک پہر دن ہے۔ ایک پہر دن
ایک چوتھائی سال کے برابر ہے۔ اللہ کی ہر مخلوق کو اسلام سے
پھیرے گا۔ اور اپنا تابع فرمان بنائے گا۔ اِلَّا مَاشَاءَ اللّٰہ۔
جن، پری، دیو، شیطان، پہاڑ، درخت وغیرہ، ہر قسم کی
اشیاء اس کے حکم کی تابع ہونگی۔ یہانتک کہ درخت اس کے
آگے رقص کریں گے۔ مُردوں کو زندہ کرے گا۔ ہر چیز جو
اس سے طلب کی جائے گی وہی چیز موجود کرکے دیگا۔ اس کے باعث
اکثر لوگ اس کے تابع ہوتے جائینگے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ الدَّجَّالِ
اس کی سواری کے لئے ایک گدھا ہوگا۔ اس کے دونوں کانوں کا
درمیانی فاصلہ تقریباً ایک سو چالیس ہاتھ ہوگا۔ اور وہ پلید حلال
کو حرام کا حکم اور حرام کو حلال کا حکم دیگا۔ اس کے متبعین تمام حرام
شدہ اشیاء کھائیں گے۔ اور اس لعین کے پاس بہشت اور دوزخ
بھی ہونگے۔ جو اس کا تابع ہوگا۔ اُسے بہشت میں ڈالے گا۔ اور جو
اس کا حکم نہیں مانے گا۔ اُسے دوزخ میں دھکیلے گا۔ درحقیقت اس
کا دوزخ گلزار کی مانند اور بہشت جلانے والی آگ کے مانند ہوگی۔
جاننا چاہیئے۔ دجال پلید کے زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام

ظہور فرمائیں گے۔ اس پلید کو قتل کریں گے۔ اور تخت سلطنت پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام بیٹھیں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین پر چلیں گے۔ اور مذہب امام اعظم امام ابو حنیفہ نعمان کوفی رحمۃ اللہ علیہ کا اختیار کریں گے۔ اور چالیس سال حکومت کریں گے۔

یاجوج و ماجوج کا آنا:۔ جاننا چاہیئے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ایک قوم یاجوج ماجوج خروج کرے گی۔ نعوذ باللہ منہا یاجوج ماجوج حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد سے ہے۔ لیکن اُن کا کوئی مذہب نہ ہوگا۔ چوپائیوں کی طرح ہر چیز کھائیں گے۔ ان میں سے بعض کا قد ایک بالشت اور بعض بلند پہاڑ سے بھی زیادہ لمبے ہونگے۔ اکثر درختوں، حیوانوں اور انسانوں کو کھا جائیں گے۔ دریاؤں کو پی جائیں گے۔ یہاں تک کہ عیسیٰ علیہ السلام مؤمنین کیلئے ان کے ڈر سے ایک اونچے پہاڑ پر قیام گاہ بنائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور میں ہر وقت دست بدعا رہیں گے۔ یہاں تک کہ غیب سے پرندے ظاہر ہوں گے۔ ان کے سروں پر کنکریاں پھینک کر انہیں قتل کر دیں گے۔ اور دوسرے پرندے اُن کی لاشوں کو ایک بڑے سمندر میں جا پھینکیں گے۔ ان کے ختم ہونے کے بعد اسلام کو پورا غلبہ حاصل ہو جائے گا۔ اور آبادی بڑھ جائے گی۔ اور

سارے مومن خوشحال ہو جائیں گے۔
جاننا چاہیئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ان کا خلیفہ ان کے قائم مقام ہوگا۔ اور چند سال حکومت کرے گا۔ اس کے زمانہ حکومت میں بھی غلبہ اسلام کو حاصل رہے گا۔ اور اسی کے زمانہ میں سورج مغرب سے طلوع کریگا۔ توبہ کی قبولیت کے دروازے بند ہو جائیں گے۔
جاننا چاہیئے۔ اس کے بعد شام کی طرف سے ایک ہوا چلے گی۔ ہر وہ شخص جس میں اسلام کا نور باقی رہے گا۔ مر جائیگا۔ اگرچہ وہ غار میں ہوگا۔ کوئی مومن زمین پر نہیں ہوگا۔ تمام جہان کافروں سے بھر جائیگا۔ یہ کیفیت ایک سو بیس سال رہیگی۔ اس کے بعد قیامت جس کا وعدہ دیا گیا ہے۔ کا ظہور ہوگا۔

قیامت کے بیان میں:۔ جان لو! کہ جب اس جہان فانی کی نوبت پہنچے گی۔ تو حضرت اسرافیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے صور پھونکنے کا حکم ہوگا۔ اس کی ایک پھونک سے تمام موجودہ اشیاء معدوم ہو جائینگی۔ یہانتک کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام خود بھی پس اللہ تعالیٰ کی مشیئت سے دوبارہ حضرت اسرافیل علیہ السلام عالم شہود میں آئینگے۔ پھر دوسری دفعہ پھونکیں گے۔ پس تمام مخلوق از قسم آدمی۔ جن ملائکہ اور حیوان پیدا ہو جائیں گے۔ لیکن حیوانات پر

دوبارہ پیدا ہونے کے بعد محویت طاری ہو جائے گی۔ (یعنی دوسرے حیوان مر جائیں گے۔) اور انسان، جن، فرشتے باقی رہیں گے۔

(الی ما لا نہایۃ لہٗ۔ لا انتہا مدت تک)

جاننا چاہیئے۔ کہ ہر شخص جب نیستی کے ملک سے وجود کی دنیا میں قدم رکھے گا۔ اس دن کو قیامت کا دن کہتے ہیں جس دن کی لمبائی پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی۔ وہ دن بہت ہی ہولناک دن ہوگا۔ اس کی ہیبت سے کسی کو کسی کی خبر نہ ہوگی۔ بکریاں، بھیڑیں مکھی شیر اور بھیڑیا اکٹھے ہونگے۔ لیکن ایک دوسرے سے بے خبر ہونگے۔ سارے پہاڑ ریت کی مانند ذرہ ذرہ بن جائینگے ستارے، چاند اور سورج بے نور ہو جائیں گے۔ سورج اسقدر گرم ہو جائیگا۔ کہ مرد، عورت اور بچے نوجوان اور بوڑھے فریاد کریں گے۔ مگر جسے اللہ چاہے۔

اعمال نامہ کے بیان میں:۔ جاننا چاہیئے۔ ہر شخص کو فرشتے اس کا اعمال نامہ ہاتھ میں دیں گے۔ جس کے دائیں ہاتھ میں دیں گے۔ وہ بخشا جائیگا۔ جس کے بائیں ہاتھ میں دیں گے۔ وہ عذاب پانے والوں میں سے ہوگا۔ نعوذ باللہ منہا۔

قیامت کے حساب میں:۔ جاننا چاہیئے۔ ہر شخص عدل اور فضل کے مقام کی طرف رجوع کرتا ہے۔ ہر شخص کے اچھے اور

برے اعمال میزانِ عمل میں تولے جائیں گے۔ جس کے نیک اعمال زیادہ ہوں گے۔ اس کا امام بہشت میں ہوگا۔ ورنہ دوزخ میں۔ اِلّاَمَاشَاءَاللہ (مگر جسے اللہ چاہے) جاننا چاہیئے۔ ایمان والوں اور کافروں میں سے ہر شخص کو پلصراط پر گزرنے کا حکم ہوگا۔ وہ ایک پل ہے جو کہ دوزخ پر ہے۔ جو تلوار سے تیز اور بال سے باریک ہے۔ اگر کافر ہونگے تو پاؤں رکھتے ہی دوزخ میں داخل ہونگے۔ اگر مومن ہونگے تو اپنے اعمال کے مطابق اس پر سے گزریں گے۔ بعض بجلی کی مانند، بعض ہوا کی رفتار اور بعض گھوڑے کی طرح۔ بعض اس سے بھی کم، یہاں تک کہ دوزخ کے باہر آئیں گے۔ اور چشمہ کوثر میں غسل کرکے بہشت میں داخل ہوں گے۔

جاننا چاہیئے۔ کہ کفار کو ہرگز ہرگز دوزخ سے خلاصی نہیں ہوگی۔ غیر معین عرصہ تک نہ ایک ہی دفعہ دوزخ میں مر جائیں گے۔ اور نہ ہی ایک دفعہ زندہ ہونگے۔ اور مسلمان بھی بہشت کے اندر حوروں، مسلمانوں اور میوہ جات کے ساتھ خوش و خرم ہوں گے۔ جس کے عرصہ کی کوئی انتہا نہیں۔

توحید کے بیان میں :- جاننا چاہیئے۔ کہ صوفیائے کرام علیہم الرضوان کا مذہب ہے۔ کہ حق جل شانہٗ ایک ہستی مطلق ہے۔ اور اسکے سوا کوئی

اور یہ ہستی اور وجود عدد اور شکل پر منحصر نہیں۔ تمام موجودات
میں ساری ہے۔ یہانتک کہ کوئی قطرہ، کوئی ذات اس وجود سے خالی
نہیں۔ پس معلوم ہوا کہ جمیع موجودات وجودی حیثیت سے باری تعالیٰ
کی ذات کا عین ہو۔ اور تعین کی حیثیت سے اس کا غیر، پس غیریت
صرف اعتباری ہے۔ دراصل تمام وہی کچھ ہے۔ اور ہر صورت میں
جیسے کہ بجلی جو دراصل پانی کا عین ہے۔ اور شکل و صورت میں
اُس کا غیر نہیں ہے۔ جاننا چاہیئے۔ کہ اس وجود کے کئی مراتب
ہیں۔ اور اس اول مرتبہ کو مرتبہ بطون اور باقی چھ مراتب کو مراتب
ظہور کہتے ہیں۔ اول مرتبہ کہ جس کا کوئی تعین نہیں ہے۔ اسے احدیت
کہتے ہیں۔ اور وہ اس مرتبہ میں ہر صفت اور قید سے پاک ہے یہانتک
اطلاق سے بھی۔ دوسرا مرتبہ پہلے کا تعین ہے کہ اسے حقیقتِ محمدی اور
وحدت بھی کہتے ہیں۔ اور یہ مرتبہ عبارت ہے۔ حق جل شانہٗ کے علم سے
جس سے تمام موجودات اور ذات وصفات کو جاننا اور بالاجمال سب کو دیکھنا ہے
تیسرا مرتبہ دوسرے کا تعین ہے۔ جسے حقیقت انسانی اور واحدانیہ
بھی کہتے ہیں۔ اور یہ عبارت ہے حق جل شانہٗ کے علم سے جس کے ذریعہ سے
اپنی ذات وصفات اور موجودات کو جمیع تعینات کے ساتھ تفصیلی طور
پر جانتا ہے۔ جبکہ اب خارج میں موجود ہیں۔ چوتھا مرتبہ عالم ارواح کا ہے

کہ وہ ایک ایسی لطیف اور بسیط تجلی ہے۔ جو نظر میں نہیں آتی جو کہ تمام رنگوں یعنی سفید، سیاہ، زرد، سبز وغیرہ سے بالکل پاک ہے پانچواں مرتبہ عالمِ مثال کا ہے۔ جو ایسی نورانی اور لطیف تجلی ہے۔ جو نظر میں آسکتی ہے۔ اور وہ بہ نسبت عالمِ ارواح کے کثیف ہے۔ ان چیزوں سے پاک ہے۔ جو خرق والتیام کو قبول کرتی ہیں۔ چھٹا مرتبہ عالمِ اجسام کا جو ایسی کثیف تجلی ہے۔ جو خرق والتیام کو قبول کرتی ہے۔ اور عرش سے لیکر تحت الثریٰ تک واقع ہے۔ ساتواں مرتبہ جامع ہے جسے حضرتِ انسان کہتے ہیں۔ اور یہ آخری تجلی ہے۔ کہ جب یہ ترقی کرتی ہے۔ تمام رتبہ عالیہ کا عین ہو جاتی ہے۔ اور رتباتِ عالیہ کی تمام صفات کو قبول کرتی ہے۔ اور حتی کہ شدت اور ضعف کو بھی برخلاف انسانِ کامل کے جیسے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ اعتدال میں تمام مذکورہ رتبوں کی صفات کے ساتھ متصف ہے۔

دلائلِ وحدت الوجود:— جاننا چاہیئے۔ کہ جب ہر صورت میں ذاتِ پاک جلوہ نما ہے۔ جو ہر مرتبہ میں مختلف نام رکھتی ہے۔ پس چاہیئے کہ عبودیت کے مراتب کے اسماء کا اطلاق الوہیت کے مرتبہ پر نہیں کیا جاتا اور رتبہ الوہیت کے اسماء کا اطلاق مراتبِ عبودیت پر کیونکہ یہ کفر و الحاد ہے۔ اور بے دینی ہے۔ نعوذ باللہ منہا۔ جاننا چاہیئے کہ وہ [illegible]

اثبات کیلئے قرآن کریم احادیث قدسیہ احادیث نبویہ کے دلائل اور صحابہ کرام کے اقوال بہت ہیں

اما دلائل قرآن مجید = اللہ جل مجدہ فرماتے ہیں۔ (۱) وَلِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ الخ تا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ، اللہ کیلئے ہے مشرق اور مغرب۔ جس طرف منہ کروگے۔ اسی طرف اللہ کی ذات موجود ہے۔ (۲) ترجمہ: ہم اس کی طرف شہرگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ (۳) ہم اس کی طرف تم سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ لیکن تم نہیں دیکھ سکتے۔ (۴) وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں تم ہو۔ (۵) کوئی سرگوشی تین آدمیوں کی ایسی نہیں ہوتی۔ جسمیں چوتھا وہ یعنی اللہ تعالیٰ نہ ہو۔ (۶) جو لوگ آپ سے بیعت کر رہے ہیں۔ تو وہ یعنی واقع ہیں اللہ تعالیٰ سے بیعت کر رہے ہیں۔ خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر ہے۔ (۷) وہی پہلے ہے اور وہی پیچھے۔ وہی ظاہر ہے اور وہی باطن (مخفی) ہے۔ وہی ہر چیز کا خوب جاننے والا ہے۔ (۸) اور وہ تمہارے نفسوں میں ہے کیا پس تم نہیں دیکھتے۔ (۹) جس وقت سوال کریں آپ سے میرے بندے پس بیشک میں قریب ہوں۔ قبول کرتا ہوں۔ دعا مانگنے والے کی دعا جس وقت وہ دعا مانگے مجھ سے۔ (۱۰) نہیں مارا تو نے جو وقت مارا تو نے۔ لیکن اللہ نے مارا ہے (۱۱) اور ہے اللہ تعالیٰ۔ ہر چیز کو احاطہ کرنے والا احادیث قدسیہ (۱) ہمیشہ میرا بندہ نفل پڑھتے پڑھتے میرا قرب حاصل کر لیتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اسے محبوب بنا لیتا ہوں۔ اور جب میں اسے محبوب بنا لیتا ہوں۔ میں اس کے کان بن جاتا ہوں

وہ اسکے ساتھ سنتا ہے۔ میں اُسکی آنکھ بن جاتا ہوں۔ وہ اس سے دیکھتا ہے میں اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں۔ وہ اس کے ساتھ پکڑتا ہے۔ (۲) انسان میرا بھید ہے۔ اور میں اس کا بھید ہوں۔

احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

(۱) بے شک اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ میں بیمار تھا تو نے میری بیمار پرسی نہیں کی۔ (۲) بیشک اللہ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پہ پیدا کیا ہے۔ (۳) قسم ہے۔ اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر بیشک تم اتنے اترو گے اللہ پر (۴) میرے لئے اللہ کے ساتھ ایک وقت ہے۔ نہیں سما سکتا اس میں مقرب فرشتہ اور نہ مرسل نبی۔ (۵) بیشک تم میں سے کوئی ایک جس وقت کھڑا ہوتا ہے۔ نماز کیلئے پس وہ سوائے اس کے نہیں وہ سرگوشی کرتا ہے۔ اپنے رب کے ساتھ۔ پس بے شک اس کا رب اُس کے اور قبلے کے درمیان ہوتا ہے۔ (۶) سب سے زیادہ سچی بات عرب کہتے ہیں۔ لبید کی بات ہے کہ خبردار ہر چیز ماسوائے خدا کے باطل ہے۔

اقوال اصحاب رسول رضوان اللہ علیہم اجمعین

(۱) حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے نہیں دیکھا کسی چیز کو۔ مگر دیکھا ہے ساتھ اس کے خدا کو۔ (۲) حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نہیں دیکھا میں نے کسی چیز کو۔ مگر دیکھا ہے اللہ کو بعد اس کے (۳) حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں نہیں دیکھا میں نے کسی شئے کو مگر دیکھا اس میں اللہ کو۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو علم سکھائے۔ ایک کو میں نے دنیا میں پھیلا دیا اور اگر

بیان کروں تو حلقوم قطع ہو جائینگے جاننا چاہیئے۔ کہ اہلِ ظواہر فقہا اور محدثین
فرماتے ہیں کہ ہر شخص جو کہ امر حق جل شانہ ادا کریگا۔ اور ممنوعات سے پرہیز کریگا
اور احتیاط کریگا۔ اور پانچ وقت نماز اس طریقہ پر جو کہ کتب فقہ میں مذکور ہے
کہ تکبیر اولیٰ میں رجوع کریگا۔ پس اس سے ہر سالانہ ہو ماہ رمضان کے روزے
اور مال کی زکوٰۃ پچاس میں سے پانچ چوتھائی، ایک بار حج، اگر زادِ راہ کی توفیق ہو
عمل کرے۔ اور نوافل کو جیسے سارا سال روزے رکھنا۔ قیامِ شب اور وظائف
کبیرہ گناہوں کا چھوڑنا۔ جیسے زنا۔ شراب پینا۔ گلہ کرنا اختیار کرے۔ بخشے
ہوئے لوگوں میں سے ہوگا۔ اور جل شانہ (جو کہ دعاؤں کا قبول کرنے والا ہے)
کے خاص بندوں اور اہلِ بہشت میں سے ہوگا۔ جاننا چاہیئے۔ کہ اہلِ باطن جنہیں
صوفیائے کرام قدس اسرارہم کہا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ کچھ اہلِ ظواہر کہتے ہیں
وہ ادنیٰ احتیاط ہے۔ بلکہ احتیاط نہیں ہے۔ پس چاہیئے۔ کہ پہلے شریعت کے
راستہ پر اصحابِ ظواہر کے حکم کے مطابق ثابت قدم رکھے۔ پھر ترقی ظاہر
بایں طور کہ نماز پڑھنی چاہیئے۔ کہ تمام نماز میں اللہ تبارک تعالیٰ کی طرف رجوع
ہو۔ ورنہ جائز نہیں۔ جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حضورِ قلب کے سوا نماز
جائز نہیں۔ روزہ وہ ہے۔ کہ تمام خواہشوں سے علیحدگی کرے۔ اچھا کھانے
اچھا پہننے خوش ہونے اور دیگر لذات سے تائب ہو اگرچہ وہ شریعت میں جائز
ہیں۔ زکوٰۃ وہ ہے کہ اپنے گھر میں کچھ بھی نہ رکھے۔ جو کچھ آئے دے دے۔ ایک وقت

کے کھانے کے مطابق لے لے۔ اور حج وہ ہے۔ کہ اپنے باطن کی طرف رجوع کرے چنانچہ ظاہراً کعبہ کو بیت اللہ کہتے ہیں۔ لیکن دل بطریقِ اولیٰ بیت اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی میں فرمایا ہے۔ میں نہ آسمان میں سما سکتا ہوں اور نہ زمین میں۔ لیکن مومن بندہ کے دل میں سما جاتا ہوں۔ وہ (بندہ مومن) ذکر و فکر میں اسطرح متغرق ہو جاتا ہے۔ ہر لحظہ سوائے اللہ کے نام کے اسکی زبان پر نہیں ہوتا۔ اور سوائے صفاتِ حق جل شانہٗ کے فکر اور کوئی چیز اس کے دل میں نہیں ہوتی۔ دنیا کے سارے کام اس کی خبر سے دور ہوتے ہیں۔ ہر نفع و نقصان جو اسے خلق سے پہنچتا ہے۔ وہ اسی سے جانتا ہے۔ ز خلق نفع بھی اور نقصان بھی اسی سے جانتا ہے۔ بلکہ ہر چیز کو وہم و خیال سمجھتا ہے سوائے اللہ جل شانہ کی صفات کے۔ پس اسے ایک مقام حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ دوزخ اہلِ بہشت کی نسبت ناجائز ہے۔ اور بہشت بھی اسی مقام کی نسبت اسی طریقہ سے ہے۔ اور مانو بہشت کا تو ہے۔ کہ جتنے صاحب اسرار وہاں تک پہنچے ہیں۔ انہوں نے ذوق اور مستی کا کلام فرمایا ہے۔ مخو نیہائے کرام ان کو شطح کے نام سے تعبیر کرتے ہیں۔ حضرت خواجہ اویس قرنی نے فرمایا ہے۔ جس وقت عبودیت کی زندگی تمام ہو جاتی ہے۔ تو پھر اسکی زندگی اللہ کی زندگی ہو جاتی ہے۔ حضرت امام زین العابدین نے فرمایا ہے میں اگر اپنے علم کو ظاہر کردوں تو مخلوق مجھے کہنے لگے گی۔ کہ یہ کافر اور بت پرست ہے۔

ہر اُس برائی کو جو جانیں گے۔ میرے حق میں جائز تصور کریں گے۔ امام جعفر صادق نے فرمایا ہے۔ میں قرآن کو جتنا بار بار پڑھتا ہوں۔ کہ قرآن کو اپنا کلام سمجھتا ہوں۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ کسی نے امام جعفر صادق سے پوچھا۔ کہ آپ متکبر کیوں ہیں۔ فرمایا چونکہ اپنا کبر دعمر در ختم ہو گیا ہے۔ اس کے بجائے حق جل شانہ کا کبر آ گیا ہے۔ حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا۔ میں عرش کرسی، لوح اور قلم ہوں۔ میں جبرئیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل ہوں۔ میں ہی موسیٰ، عیسیٰ اور محمد ہوں۔ اور نیز انہوں نے فرمایا ہے۔ کہ تم ایک ایسی ولایت میں ہو۔ جہاں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہیں ہوتا۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ جب حضرت ذوالنون مصری اسرافیل علیہ السلام کے پاس گئے۔ تو حضرت اسرافیل نے فرمایا۔ اگر تو اس لئے آیا ہے کہ علم اولین و آخرین سیکھے یہ بشریت کے لائق نہیں۔ اور اگر تو اس لیے آیا ہے۔ کہ عاصل کرے۔ تو آپ نے جو پہلا قدم اٹھایا تھا۔ وہ وہیں تھا۔ حضرت معروف کرخی نے فرمایا ہے۔ کہ نہیں ہے کوئی وجود میں بلکہ سوائے اللہ کے۔ حضرت ذوالنون نے فرمایا میں نے تین سفر کئے اور تین علم حاصل کئے۔ ایک سفر سے میں علم لایا جسے خاص و عام دونوں نے قبول کیا۔ دوسرے سفر سے ایک اور علم لایا۔ جسے خاص نے قبول کیا اور عوام نے قبول نہ کیا۔ تیسرے سفر سے ایک اور علم لایا۔ جسے نہ خواص نے قبول کیا نہ عوام نے۔ حضرت یحییٰ بن معاذ رازی نے فرمایا۔ چنانچہ شرک مشرک کی ساری نیکیوں کو جلا دیتا ہے۔ بایں طور کہ نور توحید موحد کی ساری برائیوں کو نیست و نابود کر دیتا ہے۔

حضرت بوعلی سندی نے فرمایا ہے۔ میں ایک ایسی حالت میں تھا۔ میں اپنے ساتھ تھا۔ میں اس منزل میں خود موجود تھا۔ پھر ایک ایسی حالت میں ہو گیا۔ کہ جس میں میں نے اسے اسی لیے دیکھا تھا۔ حضرت بایزید بسطامی نے فرمایا ہے۔ سُبْحَانِیْ مَا اَعْظَمُ شَانِیْ میں پاک ہوں اور میری کتنی عظمت والی شان ہے۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنَا فَاعْبُدُوْنِیْ۔ نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے میرے۔ پس میری عبادت کرو۔ پھر فرمایا میں ہی لوح و محفوظ ہوں۔ اور پھر فرمایا۔ کہ سانپ کی مانند میں نے بشریت والی کھال دور پھینک دی ہے۔ اور اس سے باہر ہو گیا۔ ذکر کیا گیا ہے کہ حضرت بایزید بسطامی نے مؤذن سے اللہ اکبر کا لفظ سنا۔ فرمایا میں اللہ سے زیادہ بزرگ ہوں۔ کہتے ہیں ایک شخص حضرت بایزید کے دروازہ پر آیا۔ اور کہا اے بایزید گھر میں موجود ہو؟ فرمایا نہیں اللہ کے سوا گھر میں کوئی نہیں ہے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ کسی نے حضرت بایزید سے کہا۔ کہ قیامت کے دن ہر ایک آدمی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے ہونگے۔ حضرت بایزید نے فرمایا کہ میرا جھنڈا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے سے زیادہ ہے۔ حضرت ابوحفص حداد نے فرمایا۔ جب میں نے حق جل شانہٗ کو پہچانا۔ میرے دل میں حق اور باطل نہ رہا۔ حضرت سہیل بن عبداللہ تستری نے فرمایا۔ کہ میں حجت ہوں فرشتوں پر اور میرا درجہ حجت ہے علماء پر اور فقہا پر اور یہ بھی فرمایا۔ کہ وہ ذکر جو زبان پر ہے وہ ہذیان ذکر کا اصل ہے اور جو دل میں ہے

وہ وسواس سے ہے اور یہ بھی فرمایا۔ کہ صوفی وہ ہے جس کا خون حلال اور مال مباح ہو۔ حضرت ابوسعید خراز نے فرمایا ہے۔ کافی عرصہ میں نے ڈھونڈا۔ اپنے آپ کو پایا۔ اب اپنے آپکو تلاش کرتا ہوں اس کو حاصل کروں گا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ بعض ایسے فقراء بھی ہیں۔ جو اپنی حاجت نہیں چاہتے یہانتک کہ وہ یہ بھی نہیں جانتے کہ کیا چاہتے ہیں اور کیا کہتے ہیں اور کون ہیں! کہاں ہیں کہاں سے ہیں بے نام ہیں اور بے نشان ہیں بے علم ہیں اور بے جہل ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جب بندہ قرب میں پہنچ جاتا ہے۔ اپنے آپکو بھول جاتا ہے۔ پس اگر اس سے پوچھا جائے۔ کہ تو کہاں سے ہے اور کہاں جاتا ہے۔ کہتا ہے میں اللہ سے ہوں۔ اور اللہ کی طرف جا رہا ہوں۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ آیا کوئی غیر حق ہے۔ جس نے حق جل شانہ کو پہچانا ہو۔ اور کوئی اللہ کے سوا اور ہے۔ جو اللہ کو دیکھتا ہو۔ اللہ کے سوا کوئی اور قدرت رکھتا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی اور موجود ہے زمینوں آسمانوں اور ان دونوں کے درمیان اللہ کے سوا کوئی اور ہے۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ حضرت حمزہ خراسانی کے کانوں میں ایک دنبے کی آواز پہنچی۔ فرمایا۔ لبیک جل شانہ اور وجد میں آ گئے۔ حضرت ابراہیم خواص ایک دن برف میں بیٹھے ہوئے تھے۔ شیخ ابوالحسن علوی نے اسے کہا۔ آؤ کہ یہاں میں ہو جائیں۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ تم ہمیں محجوبیت کی طرف بلاتے ہو حضرت ابوالحسن نوری نے حضرت حمزہ خراسانی کے ایک مرید سے پوچھا کہ تیرے پیر نے کیا سکھایا

ہم نے کہا قرب، حضرت ابوالحسن نوری نے فرمایا۔ ہم جہاں ہیں وہ قرب بھی بُعد ہے اور یہ بھی فرمایا۔ کہ میں نے ایک دن نور کی طرف دیکھا۔ اور میں اُس کی طرف دیکھتا رہا۔ یہاں تک کہ میں وہ نور ہو گیا۔ حضرت جنید نے فرمایا ہے۔ میرے جبے اندر اللہ کے سوا اور کوئی نہیں ہے۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ تیس سال ہو چکے ہیں۔ کہ میں لوگوں سے باتیں کر رہا ہوں۔ اور خلق بھی جانتی ہے۔ کہ وہ ہمارے ساتھ باتیں کرتا ہے۔ بعض راویوں نے ان دو شطحیات کو بایزید بسطامی کی طرف منسوب کیا ہے اور یہ بھی فرمایا اَلتَّوْحِیْدُ اِسْقَاطُ الْاِضَافَاتِ اضافی اشیاء کے ساقط کر دینے کا نام توحید ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ ایک دن کسی نے حضرت جنید کے سامنے یہ پڑھا۔ کہ کَانَ اللّٰہُ مَعَ شَیْءٍ۔ اللہ ہر چیز کے ساتھ ہے۔ حضرت جنید نے فرمایا اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ اب یہ بھی اسی طرح ہے۔ جس طرح پہلے تھا۔ ذکر کیا گیا ہے۔ کہ ایک دن حضرت جنید کے سامنے حضرت شبلی نے فرمایا۔ اَللّٰہ حضرت جنید نے فرمایا۔ اے شبلی اَلْغَیْبَۃُ حَرَامٌ غیبت حرام ہے۔ حضرت سمنون محب نے فرمایا۔ میں ایک وقت اللہ کی محبت کے متعلق بندے کو کوئی بات کہتا تھا۔ مقربین فرشتے اس کے سننے کی طاقت نہیں رکھتے تھے بھاگ جاتے تھے۔ حضرت رویم نے فرمایا ہے۔ توحید بشریت کے دور کرنے اور اپنے الوہیت ثابت کرنے کا نام توحید ہے۔ مذکور ہے۔ حضرت رویم سے کسی نے پوچھا۔ کہ توبہ کسے کہتے ہیں فرمایا توبہ سے بھی توبہ کرنی چاہیئے۔ حضرت یوسف بن حسین نے فرمایا ہے۔ کہ میں جانتا ہوں۔ کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی کی تشریف آوری ہو گی۔ اور یہ حضرت

عیسیٰ علیہ السلام کس قبیلہ میں شادی کرینگے۔ اور اسکی پشت سے کون پیدا ہوگا۔ اور یہ بھی فرمایا کہ ہر جو نظر میں آگیا۔ غیر سے بے نیاز ہوگیا۔ حضرت ابو بکر واسطی نے فرمایا۔ کہ جس نے اس کا ذکر کیا اُس نے اس پر بہتان باندھا۔ جس نے صبر کیا اس نے دلیری کی۔ جس نے شکر کہا اُس نے تکلف کہا۔ اور نیز یہ بھی فرمایا۔ کہ نہ کوئی محدود ہے اور نہ غیر محدود۔ اور نہ نیک بخت اور نہ بدبخت۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ میں لم نزل اور لابد کا بیٹا ہوں۔ نہ کہ آب و گل کا۔ حضرت ابو العباس عطا نے فرمایا۔ کہ توحید کی حقیقت کی علامت توحید کا بھلا دینا ہے۔ حضرت حسین بن منصور حلاج نے فرمایا ہے۔ میں حق ہوں۔ اور یہ بھی فرمایا کہ عارف ایمان نہیں لاتا۔ تاکہ کافر نہ بن جائے! اور یہ بھی فرمایا لا نفرحہم۔ اوپر مت جا۔ کیونکہ وہ ایک قدم ہے۔ ذکر ہوا۔ کہ کسی نے حضرت حسین سے پوچھا کہ تو کس مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ اس نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کے مذہب سے۔ ذکر ہے۔ کہ ایک دن حضرت حسین نے حضرت جنید کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضرت جنید نے فرمایا۔ تو کون ہے۔ حضرت حسین نے فرمایا میں حق ہوں۔ ذکر ہے۔ کہ ایک شخص نے حضرت کو کہا اے حسین بن منصور تو پیغمبر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ حضرت حسین نے فرمایا۔ کہ افسوس ہے۔ تجھ پر۔ تو نے میری قدر کم کر دی۔ میں تو خدائی کا دعویٰ کرتا ہوں۔ تو پیغمبری دعویٰ کہتا ہے۔ حضرت شبلی نے فرمایا ہے کہ لیس فی الدار غیر دیار گھر میں گھر والوں کے سوا کوئی نہیں۔ اور یہ بھی فرمایا میں چاہتا ہوں کہ بہشت اور دوزخ کو ایک لقمہ بنا کر کھا جاؤں۔ تاکہ بے سبب اسکی

عبادت کریں۔ ذکر ہے کہ ایک دن حضرت شبلی وحدت وجود پر وعظ فرما رہے تھے۔ حضرت جنید آئے اور فرمایا۔ کہ اے شبلی زیادہ فاش نہ کر۔ حضرت شبلی نے فرمایا۔ کہ میں کہتا ہوں اور میں ہی سنتا ہوں۔ دونوں جہاں میں میرے سوا کوئی اللہ نہیں ہے۔ ذکر ہے کہ ایک شخص حضرت شبلی کے گھر کے دروازے پر آیا۔ اور کہا۔ کہ اے شبلی تو گھر میں موجود ہے؟ حضرت شبلی باہر آئے اور فرمایا۔ کہ شبلی مر گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نہ کرے۔ حضرت ابو بکر ازہری نے فرمایا ہے کہ فرشتے آسمانوں کے نگہبان ہیں۔ اور علماء دین کے نگہبان اور اولیاء اللہ کے نگہبان ہیں۔ حضرت ابو العباس قصاب آملی نے فرمایا ہے کہ الحمد للہ قصاب کے بیٹے کی منزل خوشی اور غمی سے بالا تر ہے۔ تمہارے رب کے پاس نہ صبح ہے نہ شام۔ حضرت ابو جعفر حداد نے فرمایا ہے۔ کہ معائنہ زندیقی (بے دینی) ہے۔ مشاہدہ سراسر حیرت ہے۔ حضرت ابو العباس سیاری نے فرمایا ہے۔ کہ معرفت کی حقیقت معارف سے باہر آنے کا نام ہے حضرت ابو الخیر تیناتی اقطع نے فرمایا ہے۔ کہ تفکر حج اور جہاد سے افضل ہے حضرت جعفر جلدی سے پوچھا گیا۔ کہ صوفی کون ہیں۔ مگر وہ وہ نہیں ہیں۔ حضرت فارسی بن علی بغدادی نے فرمایا ہے۔ طاعت اور شرک کی لذت باہم ہے۔ اسی مطلب کیلئے قرآن مجید کی آیت ہے۔ کہ اپنے رب کی عبادت کر تی کہ تجھے یقین آجائے۔ یا موت آجائے۔ جس نے معبود حقیقی کو کہہ لیا

وہ عبادت سے گذر گیا۔ حضرت ابو العباس نفر آبادی نے فرمایا ہے۔ عشق کے اندر عاشق کا معشوق سے معافی مانگنا عشق میں نقصان کا باعث ہے۔ حضرت ابو الحسین خضری نے فرمایا ہے۔ کہ صوفی وہ ہے۔ جو فنا ہونے کے بعد پیدا ہوئے اور موجود ہونے کے بعد فنا نہ ہو جائے۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ سورج میرے حکم کے بغیر طلوع نہیں ہوتا۔ حضرت جعفر مالکی سے پوچھا گیا۔ کہ زندگی با حق کیسے حاصل ہوتی ہے۔ جب مخالفت درمیان سے اُٹھ جائے۔ ذکر ہے۔ کہ حضرت جعفر مالکی سے پوچھا گیا۔ کہ تصوّف کیا ہے۔ فرمایا غفلت کو اللہ کا وجود سمجھنا۔ حضرت ابو عبد اللہ میمی نے فرمایا۔ کہ متقی ہمیشہ شرک کے ارد گرد پھرتا ہے۔ حضرت عباس بن یوسف نکی نے فرمایا ہے۔ کہ ہر جما اللہ کے ساتھ مشغول ہے۔ اس سے ایمان کے متعلق نہیں پوچھنا چاہیئے۔ ذکر ہے۔ کہ حضرت ابو یعقوب کوفی نے علماء اور فقہا کی ایک جماعت کو دیکھا۔ اور یہ آیت پڑھی۔ کہ تو ان کو متحد خیال کرتا ہے۔ حالانکہ ان کے دل متفرق ہیں۔ حضرت مظفر کرمانشاہی نے فرمایا۔ کہ فقیر وہ ہے۔ جو اللہ کی طرف بھی محتاج نہ ہو۔ حضرت ابو الحسن خرقانی نے فرمایا ہے۔ کہ صبح سویرے اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ کشتی کی اور ہمیں پچھاڑ دیا۔ اور یہ بھی فرمایا ہے کہ کھانے والا اور سونے والا مختلف چیزیں ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ میں اپنے رب سے دو سال چھوٹا ہوں۔ ذکر کیا گیا ہے۔ لوگوں نے حضرت نعمان سرخسیؒ سے نزع کے وقت کہا کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

فرمایا ہم نے خراج دیا اور انعام لیا۔ اور باقی کو توحید پر رکھا۔ حضرت ابو بکر وراق نے فرمایا ہے۔ میں دنیا میں فاعل یعنی اثر کرنیوالا ہوں۔ حضرت علی ہجویری ہجویری نے فرمایا۔ کہ فقیر میرے نزدیک وہ ہے۔ نہ جس کا دل ہو اور نہ رب ہو۔ حضرت ابو سعید ابو الخیر نے فرمایا۔ رباعی: میرا جسم تمام کا تمام آنسو بن گیا۔ اور میری آنکھ نے رو دیا + تیرے عشق میں بغیر جان اور جسم کے زندگی بسر کرنا چاہیئے + میری کوئی نشانی نہیں رہی تو عشق کہاں کا + جب میں سارے کا سارا معشوق بن گیا۔ تو اب عاشق کون ہے + حضرت عبداللہ انصاری نے فرمایا ہے۔ کہ زاہد اپنے زہد پر ناز کرتا ہے اور عاشق دوست پر۔ صوفی کے متعلق کیا بتاؤں۔ کیونکہ وہ خود ہی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ میں کیا بتاؤں کہ صوفی کون ہے۔ کہ وہ نہ آدم زاد ہے نہ آدم اور یہ بھی فرمایا۔ کہ عبداللہ ایک جوان تھا۔ جو جنگل میں آب حیات ڈھونڈنے جاتا تھا۔ اچانک ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں پہنچا۔ وہاں ایک ایسا چشمہ پایا کہ جس کے پینے سے نہ وہ خود رہا۔ اور نہ ابو الحسن خرقانی۔ اگر تجھے معلوم ہو تو میں وہ پوشیدہ خزانہ ہوں۔ کہ جس کی چابی ابو الحسن خرقانی ہے۔ اور یہ بھی فرمایا۔ کہ حسین منصور اپنے کام میں پختہ نہیں تھا۔ اگر پختہ ہوتا۔ تو کوئی شخص اس کا انکار نہ کرتا۔ میں اس سے بلند باتیں کہتا ہوں۔ لیکن کوئی میرا انکار نہیں کرتا۔ حضرت احمد نامی جامی ژندہ فیل نے فرمایا ہے۔ اشعار: ہم خدائے ذوالجلال اور پاک ذات ہیں جو ہوس سے پاک ہے۔ نہ دانہ پانی، آگ مٹی اور ہوا ہیں۔ اور نہ جسم مرکب اور عرض

اور جوہر ہیں۔ بم ۳ ہم حق مطلق ہیں۔ ان صفات کو دیکھئے۔ ہم خدا کی ذات ہیں لیکن چادر کے نیچے ہیں۔ اور یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ غزل (۱) اگر آج اپنے رُخ سے پردہ ہٹالوں تو ایک جہان کو اپنا عاشق بنا لونگا۔ (۲) حور اور پری کو دیوانہ بنا لونگا۔ (۳) میں تکاب قوسین کے متعلق ایک نکتہ کہوں گا تجھے بھی آج مصطفےٰ بنا ڈالوں گا۔ نیز فرمایا ہے۔ غزل (۱) خدا کی قسم ہم ہی حقیقی کان کا گوہر ہیں اور خالص ذات جبروت ہیں۔ کیونکہ ہم یہاں ہیں۔ (۲) تو ظاہری میں خوبصورتی اور بدصورتی کو دیکھتا ہے۔ ہمارا ایک ہی وجود ہے۔ اگرچہ ہم بدصورت ہیں یا خوبصورت ہیں۔ (۳) سورج کا ایک ذرہ ایک دوسرے سے جُدا نہیں۔ بلکہ بالکل سارا سورج ہے۔ ہم وہ نورِ ذاتی ہیں جو اشیاء کے ذریعہ سے چمکتا ہے حضرت ابو صالح دمشقی نے فرمایا ہے۔ کہ توحید یہ ہے۔ کہ ساری دنیا کو ایک بنا دے۔ اور نیز فرمایا ہے۔ کہ توحید یہ ہے۔ کہ تو اس میں غیب ہو جائے۔ اور وہ تجھ میں غائب ہو جائے۔ حضرت احمد غزالی نے فرمایا ہے کہ سنت رسول ہو جانے کا نام ہے۔ اور غرض خدا بن جانے کا۔ یہ بھی مذکور ہے۔ کہ نماز کی نیت فرماتے تھے۔ میں کافر ہو گیا۔ جب میں نے زنار باندھ لی اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ حضرت بو ہمدانی نے فرمایا۔ جس نے حق تعالیٰ کو پہچان لیا۔ اللہ نہیں کہتا ہے اور نیز فرمایا۔ کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو دیکھنے سے تمام ایمان والے کافر ہو گئے۔ کسی کو اس کی خبر نہیں۔ حضرت عبد القادر جیلانی نے فرمایا ہے۔ جس نے

وا اجمل یا ثمر ہوئے

واصل بالشہود ہونے کے بعد عبادت کا ارادہ کیا۔ پس اُس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا۔ اور
نیز فرمایا ہے۔ (۱) اگر میں اپنے راز کو مردہ پر ڈالوں تو وہ اللہ کی قدرت سے اُٹھ کھڑا
ہوگا۔ (۲) میرا نقارہ آسمان میں بجتا ہے۔ اور زمین ریزہ ریزہ ہو گئی۔ میرے
جھنڈے پہاڑوں پر گڑے ہوئے ہیں۔ اور نیز فرمایا ہے۔ میرا یہی قدم
ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے۔ حضرت ابو مسعود شبلی نے فرمایا ہے میرا طریق
تو یہ ہے۔ کہ جو کچھ اللہ کی طرف سے پہنچتا ہے۔ اُس کو قبول کرتا ہوں۔
جو کچھ کھلاتا ہے وہ کھاتا ہوں۔ جو کچھ پہناتا ہے وہی کچھ پہنتا ہوں۔ حضرت روزبہان
بقلی نے فرمایا ہے کہ تو کس سے ڈرتا ہے۔ کیونکہ تیرے سوا اور کوئی نہیں۔ نیز
یہ بھی فرمایا ہے۔ جو کچھ تو کہتا ہے اُسی کا کہا ہوتا ہے۔ جو کچھ تو تلاش کرتا ہے اُسی کو
ڈھونڈا ہوتا ہے۔ نیز فرمایا ہے۔ اس زمانہ میں ستم کا طریق بھی اللہ کا راستہ ہے۔
مشرق سے لیکر مغرب اقصیٰ تک۔ معارف کی طرف جانے والے سوار اپنے دیکھتے ہیں
کیونکہ میری جان کی منزل ماوراء الوراء کی طرف ہے۔ حضرت محی الدین عربی نے فرمایا ہے
صورت کا جہان حق کی حقیقت ہے۔ نیز فرمایا ہے۔ کہ اگر بندہ کا مکلف ہے
تو وہ حقیقتاً نیست ہے۔ اگر وہ حق کا مکلف ہے۔ تو حق کیلئے مکلف ہونے کا مطلب کیا
نیز فرمایا ترجمہ شعر۔ اگر تو حق دیکھتا ہے خلق کو نہیں دیکھے گا۔ اگر تو خلق کو دیکھتا ہے
تو تو حق کو نہیں دیکھ سکے گا۔ اور نیز فرمایا کہ نصاریٰ اس سبب سے گمراہ ہیں کہ انہوں نے
اللہ تعالیٰ کو تین میں متعین کر دیا۔ اگر اُسکو ہر جگہ جانیں تو کوئی گمراہی نہیں ہے۔

شعر ترجمہ۱: سمندر اس وقت تک سمندر ہے۔ جب تک ایک ہی قدم رہے۔ اور بیشک حوادث زمانہ
موجیں اور لہر سمندر میں ہے۲: لا یحجبنک اشکال نقش کلها۔ عمن تشکل فیها هی دستار
نیز فرمایا۔ نہ آدم ہے اس دنیا میں اور نہ شیطان ہے۔ نہ سلیمان علیہ السلام کی مملکت ہے
اور نہ بلقیس ہے۔ پس یہ سارے کا سارا جہان عبارت ہے۔ تو اس کا معنی ہے۔ اے
وہ ذات جو دلوں کیلئے مقناطیس ہے۔ حضرت نجم الدین کبریٰ نے فرمایا ہے۔ کہ انسان
ایک پرندہ ہے۔ جب پہلے پہل آفرینش کے انڈے سے سر باہر نکالتا ہے تو
انا الحق کہتا ہے۔ جب جسم باہر نکالتا ہے سبحانی ما اعظم شانی۔ یعنی میں پاک ہوں
میری شان کتنی بلند ہے۔ کہتا ہے۔ جب پاؤں باہر لاتا ہے! تو فرماتا ہے۔ کہ میں
الوہیت سے باہر آیا ہوں جب پاؤں کو کھال سے باہر نکالتا ہے اور ہوا کی مانند سوئے
میں پرواز کرتا ہے۔ تو کہتا ہے۔ اللہ کے سوا کوئی معبود اور موجود نہیں۔ جب وحدت کے آشیانے
میں جا بیٹھتا ہے۔ تو کہتا ہے۔ میرے سوا کوئی معبود اور موجود نہیں۔ حضرت سعد الدین
حموی نے فرمایا۔ شعر ترجمہ: میں وہ ہوں کہ دنیا ڈبیہ کی مانند میرے ہاتھ میں آئی۔ بلند شدگی
عاقبت میری پیٹھ کی طاقت سے ہے۔ (۲) یہ کون و مکان اور وہ کچھ جو اس میں ہے
میری دو انگلیوں کی قدرت کے قبضہ میں ہے۔ نیز فرمایا ہے "حقیقی موحد اور حقیقی
مشرک خدا عز شانہ ہے"۔ حضرت نجم الدین رازی نے فرمایا ہے۔ کہ امر بالمعروف توحید
اور نہی عن المنکر غیر سے منع کرتا ہے۔ نیز فرمایا ہے۔ کہ عارف نہ بہشت میں ہوتے ہیں
اور نہ دوزخ میں۔ بیان کیا گیا ہے۔ کہ "بی بی رابعہ بصری ایک دن اپنے پاس آگ اور

پانی رکھتی تھی۔ اور فرماتی تھی کہ اس پانی کے ساتھ دوزخ کو بجھاؤنگی اور اس آگ سے بہشت کو جلاڈالونگی۔ تاکہ ہر شخص بغیر کسی لالچ کے اس کی عبادت کرے۔

حضرت معین الدین حسن سنجری چشتی نے فرمایا ہے۔ کہ عرش عارفوں کی معمولی منزل ہے۔ اور ان کے بلند مرتبے کو حق جانتا ہے۔ کہ کہاں تک ہے۔ اور نیز یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ عارف اسے کہتے ہیں۔ کہ عرش اور جو کچھ اس میں ہے اُسکو اپنے ناخن میں دیکھے۔ نیز بیان کیا گیا ہے۔ ایک شخص خواجہ معین الدین چشتی کے پاس آیا اور عرض کیا۔ کہ مجھے اپنا مرید بنائیں۔ فرمایا۔ کہ لا الٰہ الا اللہ چشتی رسول اللہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ چشتی اللہ کا رسول ہے۔ حضرت ابو طالب مکی نے فرمایا ہے۔ عرش معلی بنی آدم کے ارد گرد گھومتا ہے۔ حضرت عثمان ہارونی نے ایک دن اپنی کلاہ مبارک اپنے ہاتھ میں لیکر فرماتے تھے کہ کوئی ہے جو اس کلاہ کی قیمت کرے۔ جو آدمی جو پاس بیٹھا تھا۔ عرض کیا۔ کسی کو کیا طاقت کہ اس کلاہ کی قیمت کرے۔ اس اثنا میں ہاتف نے آواز دی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اس کلاہ کو ہم لیں گے۔ حضرت عثمان نے فرمایا۔ یاالٰہی جل جلالک تو جو یہ دو جہان دیتا ہے۔ یہ دو جہان کہیں اور میری یہ کلاہ کہاں برابر ہو سکتے ہیں۔ منقول ہے۔ کہ حضرت امیر خسرو نے حضرت نظام الدین ندی زر بخش کا جوتا ایک ہزار روپے میں خریدا۔ جب حضرت نظام الدین کے سامنے آیا تو انہوں نے فرمایا۔ کہ خسرو تو نے سستا خریدا۔ حضرت عبداللہ بیسانی نے فرمایا ہے۔

رباعی

ما جملہ خدائے پاک یا کیم! نی ز آتش و باد آب و خاکیم
از ہستی و نیستی ہمیشہ قرباں شدہ ایم و جامہ پاکیم

اور یہ بھی فرمایا ہے۔ رُباعی :—

تا حق بہ دو چشم سر نہ بینم از پائے طلب نہ نشینم ہر دم
گویند خدا بچشم سر نتوان دید او ایشانند و من چہ بینم ہر دم

اور حضرت بہلول غزنوی نے فرمایا ہے۔

ہر کہ دل را خلوتِ یلدا کرد + خانۂ دل پُر از انوار کرد + چشم سر را طاقتِ معنی نبود + چشم جان از حق دیدہ کرد
ہر صد وقت ہر کہ در صحرا نہاد + ہمچو منصور سر شیدائی بر دار کرد + قسمتِ بہلول کرد از لوح حق + کنز مخفی را ظہر این گفتار کرد

اور حضرت مولانا جلال الدین رومی نے فرمایا ہے۔

در بشر روپوش گشتہ آفتاب فہم کن واللہ اعلم بالصواب
ہر کہ را شد از ہوسہا جانِ پاک زود بیند حضرتِ ایوانِ پاک

تا رفیقی شو بسوئے خواہ را + سے بدانی ہم جہتہ الشعرا + چو لا محمد بنا انزا ز روح و ہر کہ باز گرد و بجہتہ قصیدہ

حق پدید است از میانِ دیگراں ہمچو مہ اندر میانِ اختراں۔

اور یہ بھی فرمایا ہے۔ مثنوی

اے کمان و تیر بر ساختہ صید نزدیک تو دور انداختہ
تو فگندی تیرِ فکرت را بعید نحن اقرب گفت من حبل الورید
ہر کہ دور انداز تر او دور تر از چنیں صید است او مہجور تر

اور یہ بھی فرمایا ہے:۔ **غزل**:۔

ہر لحظہ بشکلِ آں بتِ عیار برآمد، دل برد و نہاں شد ‏ ‏ ہر دم بلباسِ دگر آں یار برآمد، گہ پیر و جواں شد

گہ نوح شد و کرد جہاں را بدعا غرق، خود رفت بکشتی ‏ ‏ گہ گشت خلیل و ز دلِ نار برآمد، آتش گل ازاں شد

یوسف شد و از مصر فرستاد قمیصی، روشن گر عالم ‏ ‏ در دیدۂ یعقوب چو انوار برآمد، بینا و عیاں شد

فی الجملہ ہماں بود کہ می آمد و می رفت، ہر قرن کہ دیدی ‏ ‏ تا عاقبت آں شکلِ عرب وار برآمد، دارائے جہاں شد

رومی سخن کفر نگفت است و نگوید، منکر مشویدش ‏ ‏ کافر شود آں کس کہ بانکار برآمد، وز دوزخیاں شد

اور حضرت فرید الدین عطار نے فرمایا ہے:۔

عرش بر آب است و عالم بر ہواست ‏ ‏ بگذر از آب و ہوا جملہ خداست

تو مباش اصلا کمال اینست و بس ‏ ‏ تو در او گم شو وصال اینست و بس

اور یہ بھی فرمایا ہے۔ **ابیات**:۔

کردی اے عطار بر عالم نثار ‏ نافۂ اسرار ہر دم صد ہزار ‏ از تو پر عطر است آفاقِ جہاں ‏ از تو در شور اند عشاقِ جہاں

ختم شد بر تو چو بر خورشید نور ‏ ‏ منطق الطیر و مقاماتِ طیور

اور یہ بھی فرمایا ہے۔ **ابیات**:۔

گم شدم در خویشتن یکبارگی ‏ ‏ چارۂ من نیست جز بیچارگی

من خدایم من خدایم من خدا ‏ ‏ فارغم از کینہ و کبر و ہوا

اور حضرت محمد بن جعفر مکی نے فرمایا ہے:۔

چوں محو در نظارہ فنا گشت ایں نگہ ‏ ‏ نظارۂ جمالِ خدا جز خدا نکرد

اور یہ بھی فرمایا ہے۔ **ابیات**

از شراب شوق گشتم مستِ او — ہست عالم گم گشت اندر ہستِ او
بود نابود او نابود شد — ہر چہ غیرش بود او مردود شد
چوں مجرد گشتم از ہستی تمام — نے وجودم ماند آنجا و نہ نام
زاں شدم پرواز سوئے لامکاں — دیدم آنجا عیش ہائے بس عیاں
خویش را دیدم ہمہ نابود و خویش — یافتم در شیشہ مقصود خویش
چوں شدہ فانی محمد از وجود — غیر او دیدہ کہ کس دیگر نبود

اور حضرت مسعود بک نے فرمایا ہے:-

رفت ز مسعود بک جملہ صفات بشر — چونکہ ہماں ذات بود باز ہماں ذات شد

اور حضرت ابو علی قلندر نے فرمایا ہے۔

بہ بدنامی برآمد دیم نامی — کنوں ناموس را از سر بلامی — نمازے میگذارم در خرابات — رکوعے نے سجودے نے قیامے
ترسائی کردم از وحدت چو بینی — خدا را بیروں کردم بکلی — شرف زنار و تسبیح یکے شد — تو خواہی خواہ خواہی جز غلامے

حضرت عثمان مروندی لعل شہباز نے فرمایا ہے:-

من آں دامم کہ در بحرِ جلال اللہ بودستم — بجہہ طور با موسیٰ کلیم اللہ بودستم

حضرت بہاؤ الدین ذکریا ملتانی نے فرمایا ہے

عالم چراگاہ کمیں غزالِ ماست — عقبیٰ گذرگاہ سگان سگانِ ماست
ماعرش و کرسی را زیرِ قدم نہیم — اسلام و کفر سوزم ایں امتحانِ ماست

جملہ بشر کواکب افلاک انجمن — جبرئیل با ملائک از چاکران ماست
جملہ نبی طفیل منی انبیا شدند — عیسیٰ و خضر و یونس از پہلوان ماست
بشنو سخن بہلول از صدق بوالعجب — واشد مکان وحدت در سایہ بان ماست

حضرت ابوسعید المخدومی نے فرمایا ہے :—

ان جميع الموجودات من حيث الوجود عين الحق سبحانه ومن حيث تعينه غيره والغيرية اعتبارية واما من حيث الحقيقة والحق هو الحق سبحانه وتعالى ومثاله الحباب الموج والامواج الثلج مائي كلها من حيث التعين غيرها انما هي من حيث الذات عينها

اور حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی نے فرمایا ہے :—

برگ درختاں در نظر ہوشیار — ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

اور نیز فرمایا ہے :—

ابیات

دریں عالم شرف تیغ نیست کہ زند دم بر سنجید عمر رفت، از عز و جاہ و زر و قبیلہ، من حق شناسم از عمر بہا
جہاں جملہ تنہا یکی بر ہیچ نیست، بر عارفاں جز خدا ہیچ نیست، جہاں پر سماعت و مستی و شور، و لیکن چہ بیند در آئینہ کور

حضرت شمس الدین محمد حافظ شیرازی نے فرمایا ہے :—

در خرابات مغاں نور خدا می بینم — ایں عجب بیں کہ چہ نوری ز کجا می بینم
کس ندیدست ز مشک ختن و نافہ چین — آنچہ من ہر سحر از باد صبا می بینم

اور نیز فرمایا ہے :—

غزل :—

دوش وقت سحر از غصہ نجاتم دادند — وندر آن ظلمت شب آب حیاتم دادند
بیخود از شعشعۂ پرتو ذاتم کردند — بادہ از جام تجلّیٔ صفاتم دادند

حضرت نظام الدین گنجوی نے فرمایا ہے۔

ضمیرم نہ زان بلکہ آتش زن است — کہ در یم صنعت یکرو بستی است
بسے منزل اندر من تا بتو — نشاید ترا یافت الا بتو

اور حضرت شمس الدین نے فرمایا ہے۔

ہر نقش کہ بر تختۂ ہستی پیدا است — آں صورت آنکس است کیں نقش آراست
دریائے کہن چو بر زند موجے نو — موجش خوانند و در حقیقت دریا است

حضرت فخر الدین عراقی فرماتے ہیں:—

غیرتش غیر در جہاں نگذاشت — لاجرم عین جملہ اشیا شد

اور نیز فرمایا ہے:— غزل :—

عشقم کہ در دو کون مکانم پدید نیست — عنقای مغربم کہ نشانم پدید نیست
ز ابرو و غمزہ ہر دو جہاں صید کردہ ام — منگر بدان کہ تیر و کمانم پدید نیست
گویم بہر زبان و بہر گوش بشنوم — این طرفہ تر کہ گوش و دہانم پدید نیست

اور حضرت جلال الدین دوانی نے فرمایا ہے۔

ذاتم ز درا و حرف بیرون ز حد است — در چشمۂ لطف آنچنانم خود بست
علت ز احد باحد آمد حرفی — علت بگذار تا احد احد است

اور حضرت عزیز الدین کاشی نے فرمایا ہے :—

ای عکس رخ تو داده نور بصرم   تا بر رخ تو ز نور تو می نگرم
گفتی منگر بغیر من آخر تو کئی   جز از تو کجا که آید اندر نظرم

اور حضرت محمود شبستری نے فرمایا ہے :—

من و تو عارض ذات وجودیم   مشبکهای مشکوٰة وجودیم
همه یک نور دان اشباح و ارواح   گه از آئینه پیدا گه ز مصباح
چو ممکن گرد امکان بر فشاند   بجز واجب دگر چیزے نماند
وصال این جا شود رفع خیال است   خیال از پیش برخیزد وصال است
من و تو چوں نماند در میانه   چه کعبه چه کنشت چه دیر خانه
ولی کز معرفت نور و صفا دید   زهر چیزے که دید اول خدا دید

اور حضرت محمد شیریں مغربی نے فرمایا ہے :—

ذاتے که صفات اوست آدم مائیم   گنجے که طلسم اوست عالم مائیم
اے آنکه توئی طالب اسم اعظم   از ما بگذر که اسم اعظم مائیم

اور نیز فرمایا ہے۔

رباعی

ما جام جہاں نمائے ذاتیم   ما مظہر جملہ صفاتیم
ہم مغربیئم و مشرق شمس   ہم ظلمت و چشمہ حیاتیم

اور نیز فرمایا ہے :—

ای تو مخفی از ظهورِ خویشتن — وے رخت پنہاں بنورِ خویشتن

تا کند بر خود تجلی ہم ز خود — موسیٰ خود بود و طورِ خویشتن

بعد چندیں در تماشا گاہِ ذات — جنت خود بود و حورِ خویشتن

اور حضرت علی امتینی نے فرمایا :—

حضرت قاسم انوار تبریزی نے فرمایا ہے :—

دریں جام دیدم بعین الیقین — نمود است غیر تو یعنی نبود

کہ غیر د کجا غیر و کو نقش غیر — سوی اللہ واللہ ما فی الوجود

اور نیز فرمایا ہے :

تو از خود در حجابے ورنہ آں یار — عیاں در کسوتِ کون و مکانست

اور نیز فرمایا ہے :

چو شمس مشرق صبح ازل ہویدا شد — جہاں ذرّت ز مرآت کون پیدا شد

بجز در آئینہ جان ما نکرد ظہور — جمال عشق کہ ہم اسم و ہم مسمی شد

اور حضرت مولوی عبد الرحمٰن نور الدین جامی قدس اللہ سرہٗ السامی نے فرمایا ہے

آں کان حسن بود نبود از جہاں نشاں — آن ان عرفت علی ما علیہ کان

اعداد کون و کثرتِ صورت نمائش است — فالکل واحد تجلی بکل شان

نو نیست محض کردہ باوصاف خود ظہور | نام تو علت ظہور شش بود جہاں !
جامی کشیدہ دامنہ بارزا کہ سرِ عشق | رمز نیست کس مگو و شیت کرش بیاں

اور نیز فرمایا ہے :—

غزل

ای جاودان بصورت اعیان آمدہ! | گاہے نمود ظاہر و گاہ مظہر آمدہ
بیصورت است عشق ولی عشق صورتش | غائب شدہ بصورت کسوت در آمدہ
گاہے گرفت جلوہ بمعشوق استیش | دل شکل و بسراں پری پیکرہ آمدہ
گاہے گرفت جاذبہ عاشقی عنانش | در شکل عاشقاں بلا بہ ور آمدہ
بحر است حق کہ زاد صافِ مختلف | باراں و قطرہ و صدف و گوہر آمدہ

اور نیز فرمایا ہے :—

غزل

ہمسایہ و ہمنشیں و ہمرہ ہمہ اوست | در دلق گدا و اطلس شہ
در انجمن فرق و نہانخانۂ جمع | باللہ ہمہ اوست ثم باللہ

اور نیز فرمایا ہے :—

رُباعی

کشادہ از چہرۂ معکیں برقع آمد | اِرانی رفیہ وجہہ اللہ جہرہ
زقدش چوں درخت نددی طور | شنیدم مژدۂ انی انا اللہ

اور حضرت علی نور بخش اسیری نے فرمایا ہے۔

من ذات بحت مطلقم ہم وصف و ہم اسمائستم | ہم نغمہ و موج قطرہ ام ہم حبہ و ہم دریاستم
اوّل منم آخر منم ظاہر منم باطن منم | غائب منم حاضر منم یکتا و ہم ہمتاستم
عالم منم آدم منم ہم شادی و ہم غم منم | ہم درد و ہم مرہم منم ہم لا و ہم الاستم
جنی منم انسی منم ہم عرش و ہم کرسی منم | ہم عالم قدسی منم نوری جہاں آراستم
ہم زاہدم ہم بے شعور ہم تشنہ ام ناشستم بے پا و سر | ہم در اسیری بیخبر ہم ہمہ ندنا پروا استم

اور نیز فرماتا ہے۔

رُباعی

شہبازِ لامکانم من در مکان نگنجم | عنقائے بے نشانم اندر نشان نگنجم
من صعوۂ عشق نوزادم سرمست جام عشقم | از جرعۂ عرش فوقم در آسمان نگنجم

اور نیز فرماتا ہے:۔

غزل:۔

من آفتابِ وحدتم تابانِ انسیان ہمہ | من لوح اسم اعظم پیش از تن و جان آمدہ
ہم نور سبحانی منم ہم گوہر کانی منم | ہم بحر عمانی منم در قطرہ پنہان آمدہ
ہم چشمۂ حیوانِ منم ہم خضر را دیدہ انم | ہم موسیٰ عمران منم بر طور حیران آمدہ
من شہبازِ حضرتم عنقائی قافِ قربتم | بشکستہ بالِ دولتم این جا بطیران آمدہ

اور حضرت کلیم اللہ جہان آبادی نے فرمایا ہے:۔ اَلْحَقِیْقَۃُ الْوَاحِدَۃُ
الْمُطْلَقَۃُ فِیْہَا الْوُجُوْبُ وَالْاِمْکَانُ مُتَیَقِّنَانِ فَلِذَا تَقَیَّدَتْ بِالْاَوَّلِ صَارَ
رَبًّا وَاِلٰہًا وَاِذَا تَقَیَّدَتْ بِالثَّانِیْ صَارَ عَبْدًا اَوْ مَالُوْہًا فَہُمَا مَرْتَبَتَانِ
ذکر کیا گیا ہے۔ کہ ایک شخص نے حضرت شاہ عالم سے پوچھا:۔ یَا شَیْخُ مَا اِسْمُکَ
قَالَ مُحَمَّدٌ وَسُئِلَ مَا قَوْلُکَ قَالَ اللّٰہُ اَحَدٌ وَسُئِلَ مَا حَوْلُکَ قَالَ
اللّٰہُ الصَّمَدُ وَسُئِلَ مَا صِفَتُکَ قَالَ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَسُئِلَ مَا
قَدْرُکَ قَالَ وَلَمْ یَکُنْ لَہٗ کُفُوًا اَحَدٌ: "منقول ہے کہ حضرت شیخ
حسین پنجابی سے پوچھا گیا۔ کہ تم کون ہو فرمایا۔ نہ مقیم نہ مسافر نہ مسلمان نہ
کافر، اور شیخ محمد شریف نے فرمایا ہے۔ اَلْخَلْقُ بِعَیْنِ الْحَقِّ وَالْحَقُّ بِعَیْنِ
الْخَلْقِ وَلَیْسَ الْمَوْجُوْدُ سِوَی اللّٰہِ تَعَالٰی۔ اور نیز فرماتا ہے۔

الآدم هو الخالق بحقیقة الروح والمخلوق بوهم الفراق اذا رفع الوهم فهو الله تعالیٰ

اور حضرت مولانا سیدنا شیخنا خواجہ غلام فخر الدین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے

تا در قلزم فنا ایم من — از یقین و گمان جدا ایم من
کشور فقر را منم سلطان — گرچہ در کسوت گدا ایم من
آفتاب از رخم خجل ماند — چون بجلوہ گری در آیم من
ہر دو عالم بسوزد از نورم — گر ز رخ پردہ را کشایم من
خود گلم اوحدی و خود بلبل — خود غزل در چمن سرایم من

اور نیز فرمایا ہے۔

منم کہ حسن بتان پرتو جمال منست — دو کون آئینہ روی بیمثال منست
نہ اہل مدرسہ تنہا بگفتگوی منند — کہ کعبہ و بتخانہ قیل و قال منست
کجا بجنت و حوران دلش شود مائل — کسے کہ از دل و جان طالب وصال منست
منم کہ بدر چو قمر بندہ جمال منست — ہزار عید در ابروی چون ہلال منست
خرد چو دید خمم را بہ اوحدی میگفت — کہ این جمال بعین نہ حد خیال منست

اور نیز فرمایا ہے

چو تابان گشت خورشید جمالم — پدید آمد ہمہ ذرات عالم
بہر صورت نمود اوحدی خود را — اگرچہ در حقیقت بے مثالم
ببین اے اوحدی در مسجد و دیر — کہ خالی نیست کس از قیل و قالم

بدانکہ در خاتمہ کتاب نعت حضرت سرور کون و مکان پیدائش و جان سلطان الانبیا والمرسلین حضرت **محمد** مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم آوردہ شد

جان شدہ سرمست از جمال محمد ‏ ‏ ‏ دل زخودی رست در خیال محمد

سرمۂ چشمان عارفان خدادان ‏ ‏ ‏ مست ز خاک رہ نعال محمد

اے دل پردہ باش طالب وصلش ‏ ‏ ‏ ہست وصال خدا وصال محمد

تا کہ مسیحا و خضر جان بدہند کن ‏ ‏ ‏ ای دل سرمست قیل و قال محمد

سلطنت عالم از فرید بخواہے ‏ ‏ ‏ باش غلام غلام آل محمد

غزل

یکبار رخ نما بمن العجز کائنات ‏ ‏ ‏ باد از جناب حضرت حق بر تو صد صلوٰۃ

عالم ز تاب روے تو میسوختی تمام ‏ ‏ ‏ حاجب نمی شدی اگرت پردۂ صفات

چون بہر ذات جلوہ کنان شد ز جود خویش ‏ ‏ ‏ مے تافت آن نگار ترا از ہمہ جہات

نقاش کمن چو تو دگر نقش را نہ بست ‏ ‏ ‏ قربان خاک کوی تو کالای ممکنات

پیش رخ تو سجدہ نمایند صبح و شام ‏ ‏ ‏ ارباب کعبہ اند دگر اصحاب سومنات

در دیدۂ فرید قدم رنجہ کن گہے ‏ ‏ ‏ تا سجدہ کردہ جان بنہد در کف توات

ابیات چند جہتہ تبرک در مدح شیخ خود متعنا اللہ تعالیٰ الیٰ یوم الدین وافاض علینا من فیوضاتہ و برکاتہ آوردہ شد

غزل

در دو عالم نیست چوں شاہ غلام فخر دین
در زمانش تازہ اسلام و نیامش فخر دین

ہست محبوب خدا و غوث وقت خویشتن
پیشوا سالار و سلطان طریقت بالیقین

کی نمی نازند اہل خاک بر افلاک کہاں!
چونکہ دارد سلطنت بر خاک شاہ اینچنین

صد ہزاراں بار کردم جستجوئے عارفاں
نیست مثلش کامل اندر آسمان و در زمین

ہر کہ بیند یک نظر حسنش کہ عالم گیر ہست
کے بدل آرد خیال حور و فردوس برین

رفتہ بودند سے زعالم جملہ اسرار سلوک
گر نمے بودی وجودے آں امام المسلمین

گر نیاید اعتقادت بر ہمہ اہل زماں
منکر از در زدے آند لدار ملدایل آیں

کے نباشد دلبرے خوب و وبان جہاں
ہست ذاتش بلکہ چوں محبوب رب العالمین

من غلامم ہمت ارند درد آلودہ ام
کہ بجور و جنت و رضواں فشاند ست آستیں

ہر کہ دست خویش مددست آں مسیحا دلدہ است
گشت جانش فارغ از امراض و کبر و بغض و کیں

من نیم لائق غلام آں شاہ باشم اے فرید
چو ہزاراں کاملاں سایند بر پایش جبین

---

۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۲ھ

از [illegible]

ھدیہ تشکر

محترم ملک غوث بخش صاحب رئیس پنجواں ۔ و محترم الحاج جام عبد الرحمن صاحب رئیس لاڑاں و ملک غلام نازک صاحب رئیس لانگ نے "فوائدِ فریدیہ" کے اشاعت کے سلسلہ میں مالی امداد فرمائی ۔ دعا ہے ۔ کہ ان کی یہ خدمت اپنے شیخ کے حضور میں شرفِ قبولیت حاصل کرے (آمین)

اطلاع

تمام پیر برادران کی خدمت اطلاع دی جاتی ہے کہ کتاب "ہفت اقطاب" کا دوسرا حصہ مسمّی بہ "مظاہر الغرائب" عرصے سے تیار ہے۔ لیکن تدریس، افتاء، تبلیغ، جماعتی پروگرام کی بے پناہ مصروفیت و نیز ارباب سلسلہ فریدیہ جمالیہ کا شغل موجب تاخیر ہیں۔ انشاء اللہ المولیٰ الکریم بفضل حبیبہ الرؤف الرحیم علیہ الصلوٰۃ و التسلیم کوشش کی جاوے گی۔ کہ جلد تر طبع ہو۔ نیز ملفوظاتِ مبارکہ حضور فریدِ پاک کے چار جلد تو بزبانِ فارسی طبع ہو چکے ہیں۔ اور پانچواں جلد اس وقت تک طبع نہیں ہو سکا۔ البتہ پیر برادر رانا محمد حسین صاحب نون اس جلد کے طبع کرانے کے متمنی تھے۔ خدا معلوم کیا وجہ تاخیر ہوگی چونکہ ہر پانچ جلد فارسی زبان میں تھیں ۔ اس لئے ان سے اکثر حضرات باوجود کمال شوق و کمال عقیدت استفادہ حاصل نہیں کر سکتے ان کا بھی اردو ترجمہ مکمل ہو چکا ہے۔ دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ الوارفریدیت کے ان ایمان افروز مشعلوں کو متلاشیانِ جمالِ فریدیت تک پہنچانے کے اسباب جلد تر مہیا فرماوے (آمین)